COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

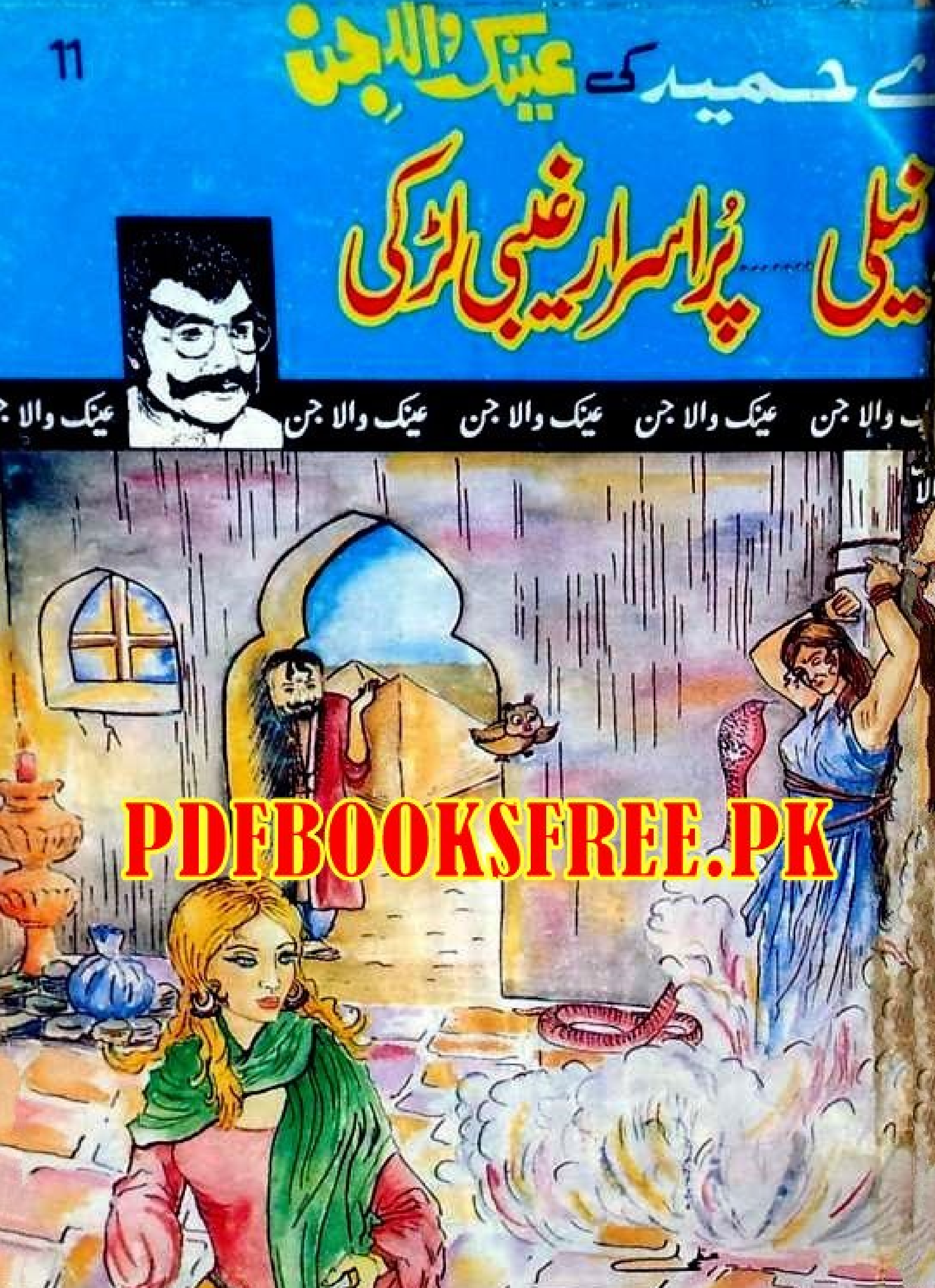

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عینک والا جن۔ نمبر 11

# نیلی.... پراسرار غیبی لڑکی

اے حمید

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اہتمام اشاعت

منصور احمد بٹ

طاہر الیس ملک

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پبلشر : شیخ زبیر عزیز

پرنٹر : لالہ عبدالرشید پرنٹرز، لاہور

سرورق : عظمیٰ اسلام آبادی

کمپوزنگ : عقیل عمر، عامر ملک

قیمت : =/15 روپے

ترتیب پبلشرز 1- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

☆ سرکٹا اور خونی سانپ

☆ پرانی قبر کی چیخ

☆ زکوٹا اژدھا کے منہ میں

☆ نیلی... پراسرار غیبی لڑکی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رات کا وقت تھا۔ بڑی بارش ہو رہی تھی۔

خلائی انسان کراچی سے لاہور جانے والے ہوائی جہاز سے نکل کر باہر آگیا۔ وہ غیبی حالت میں تھا۔ جہاز کے دونوں انجنوں کو آگ لگ چکی تھی اور وہ نیچے گر رہا تھا۔ جہاز کے اندر مسافروں میں چیخ و پکار مچی تھی۔ وہ موت کے منہ میں جا رہے تھے۔ خلائی انسان کے دل میں زمینی انسانوں کے لئے ہمدردی کا جذبہ تھا۔ اس نے غوطہ لگایا اور گرتے ہوئے ہوائی جہاز کے نیچے آکر جہاز کو اوپر اٹھالیا۔ جہاز ایک دم سیدھا ہوگیا۔ جہاز کے پائلٹ حیران ہوکر باہر دیکھنے لگے، ان کے دیکھتے دیکھتے جہاز کے دونوں انجنوں کی آگ بجھ گئی۔ یہ آگ خلائی انسان نے اپنے منہ سے ایک خاص قسم کی گیس نکال کر بجھائی تھی۔ خلائی انسان نے جہاز کو اپنے دونوں بازوؤں پر اٹھا رکھا تھا۔ جہاز کے دونوں پائلٹوں کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ قدرت کا کیا کرشمہ دیکھ رہے ہیں، جہاز کے دونوں انجن جل بجھ کر بند ہوچکے تھے مگر جہاز لاہور کی طرف بڑی پرسکون پرواز کر رہا تھا۔ وہ بار بار کھڑکی کے شیشے میں سے باہر دیکھتے، انہیں خلائی انسان نظر نہیں آ رہا تھا۔

جہاز لاہور ایئرپورٹ کے قریب پہنچا تو پائلٹ نے لاہور کنٹرول ٹاور کو کہا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"ہمارے دونوں انجن بند ہوچکے ہیں، مگر جہاز پرواز کررہا ہے۔ یہ معجزہ ہے جو ہماری سمجھ سے باہر ہے، ہم لینڈ کررہے ہیں۔"

جہاز لینڈ کرگیا۔ ایئرپورٹ کے رن وے پر اترتے ہی خلائی انسان جہاز سے الگ ہوگیا۔ سب مسافروں کی جان بچ گئی تھی۔ مسافر خدا کا شکر ادا کررہے تھے۔ وہ جہاز سے باہر آتے ہی خدا کے حضور سجدے میں گرپڑے۔

خلائی انسان لاہور ایئرپورٹ سے باہر آچکا تھا۔

لاہور میں بھی بارش ہورہی تھی۔ موسم ٹھنڈا تھا، مگر خلائی انسان کو نہ سردی لگتی تھی نہ گرمی لگتی تھی، اگرچہ وہ خلائی مخلوق کے ساتھ زمین پر حملہ کرکے اسے تباہ کرنے آیا تھا، مگر دل سے وہ زمینی انسانوں سے محبت کرتا تھا۔ وہ خوش تھا کہ خلائی مخلوق کا حملہ ناکام ہوگیا تھا اور ساری اڑن طشتریاں پھٹ کر تباہ ہوگئی تھیں۔ خلائی انسان غیبی حالت میں زمین سے بلند ہوکر لاہور شہر کی فضا میں پرواز کرنے لگا۔ وہ اس شہر کی روشنیاں دیکھنا چاہتا تھا۔

اتفاق سے اس وقت بل بتوڑی اور جادوگر حامون بھی لاہور کی فضاؤں میں پرواز کررہے تھے۔ اچانک حامون جادوگر نے کہا۔

"بل بتوڑی! مجھے لگتا ہے کہ یہاں کوئی ایک اور غیبی انسان بھی اڑ رہا ہے۔"

بل بتوڑی نے کہا۔



"تمہارے سوا اور کون اڑ سکتا ہے؟ تمہارا وہم ہے لمبی ناک والے حامون!"

مگر حامون نے غیبی حالت میں بھی خلائی انسان کو دور سے دیکھ لیا۔ اس وقت خلائی انسان باغ جناح کے اوپر اڑ رہا تھا۔ حامون نے بل بتوڑی کو اس طرف اشارہ کرکے کہا۔

"وہ دیکھو! وہ ایک انسان اڑ رہا ہے۔"

اب بل بتوڑی نے بھی خلائی انسان کو دیکھ لیا۔ وہ بولی۔

"حامون! ضرور سامری جادوگر نے ہماری جاسوسی کے لئے یہ جاسوس بھیجا ہے۔ چلو اسے ابھی چل کر تباہ کرتے ہیں۔"

"ہاں، تم ٹھیک کہتی ہو۔" حامون نے کہا۔ "یہ سامری کے جاسوس کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ چلو اسے ختم کردیتے ہیں۔"

بل بتوڑی اور حامون جادوگر ایک دم غوطہ لگاکر خلائی انسان کے اوپر آگئے۔ خلائی انسان نے بھی بل بتوڑی اور حامون جادوگر کو دور سے دیکھ لیا تھا۔ حامون اور بل بتوڑی کے پاس جادو تھا، مگر خلائی انسان کے پاس اعلیٰ ترین سائنسی علم تھا۔

بل بتوڑی اور حامون نے اوپر سے منتر پڑھ کر خلائی انسان پر پھونکا، مگر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ خلائی انسان جان بوجھ کر انجان بن گیا۔ وہ آہستہ آہستہ آسمان پر اڑتا چلا گیا۔ حامون اور بل بتوڑی اس کے پیچھے پیچھے تھے۔

بل بتوڑی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"حامون! اس پر منتر کا اثر نہیں ہوا۔ یہ کوئی زبردست جادوگر ہے۔"

حامون بولا۔

"گھبراتی کیوں ہو۔ میں بھی حامون جادوگر ہوں' کوئی پتلون جادوگر نہیں ہوں۔ میں سب سے خطرناک آتشی منتر پڑھنے لگا ہوں۔ اس سے اس غیبی جادوگر جاسوس کو آگ لگ جائے گی۔"

یہ سب باتیں خلائی انسان سن رہا تھا اور ان کی زبان بھی سمجھ رہا تھا۔ حامون جادوگر نے آتشی منتر پڑھ کر پھونکا' مگر خلائی انسان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ اسی طرح بڑے مزے سے ہوا میں اڑتا چلا گیا۔ حامون کچھ گھبرا گیا' کہنے لگا۔

"بل بتوڑی! یہ تو کوئی بڑا خوفناک قسم کا جادوگر ہے۔"

بل بتوڑی نے کہا۔

"میں اسے جاکر پکڑتی ہوں تم پرے ہٹ جاؤ۔"

بل بتوڑی ایک دم اوپر کو اٹھی اور خلائی انسان کے اوپر آکر ایک چیخ مار کر اس پر جھپٹی' مگر خلائی انسان کے اندر سے نکل گئی' جیسے ہی بل بتوڑی اس کے اندر سے باہر نکلی خلائی انسان نے اس کی گت پکڑی اور اسے گھمانے لگا۔

بل بتوڑی چیخیں مارنے لگی۔ حامون نے یہ منظر دیکھا تو بل بتوڑی کی مدد کے لئے غوطہ لگاکر خلائی انسان کے ساتھ زور سے ٹکرایا' مگر وہ بھی غیبی خلائی انسان کے جسم کے اندر سے ایکس ریز کی شعاعوں کی طرح نکل گیا۔



تب خلائی انسان نے کہا۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

اور خلائی انسان نے بل بتوڑی کی گت چھوڑ دی۔

حامون نے پوچھا۔

"تم کون ہو؟ سامری کے جاسوس ہو تو صاف صاف بتادو۔"

خلائی انسان نے کہا۔

"نہ میں کسی سامری کو جانتا ہوں نہ میں کسی کا جاسوس ہوں۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو اور زمین پر رہنے والے انسان ہوکر ہوا میں کیسے اڑ رہے ہو؟"

حامون نے کہا۔

"میں حامون جادوگر ہوں۔ یہ میری بہن بل بتوڑی ہے۔ یہ چڑیل ہے' اب بتاؤ کہ تم کون ہو؟"

خلائی انسان نے کہا۔

"میں خلائی مخلوق ہوں۔"

حامون جادوگر خوش ہوکر کہنے لگا۔

"پھر تو تم اپنے دوست ہو۔ تمہارا خلائی چیف اور خلائی لڑکی اشکالی ہمارے دوست ہیں' ہم سب نے مل کر دنیا پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا مگر افسوس کہ خلائی اڑن طشتریاں سبز پوش کی روحانی طاقت سے فضا میں ہی پھٹ کر تباہ ہوگئیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



خلائی انسان سمجھ گیا کہ یہ انسان دشمن خلائی چیف کے ساتھی ہیں۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ خلائی چیف کہاں ہے تاکہ اس کا کام تمام کر کے زمین کی امن پسند مخلوق کو اس سے نجات دلادے۔ اس نے حامون سے خلائی چیف کے بارے میں پوچھا تو حامون نے کہا۔

"شکست کھانے کے بعد وہ اشکالی کے ساتھ اپنے سیارے پر چلا گیا ہے۔"

خلائی انسان کو علم تھا کہ زمین پر خلائی چیف نے ضرور کسی جگہ اپنی خفیہ لیبارٹری بنا رکھی ہوگی، اگر کسی طرح اسے تباہ کردیا جائے تو پھر خلائی مخلوق زمین پر نہیں اتر سکے گی، کیونکہ زمین سے انہیں کوئی سگنل نہیں ملے گا۔ خلائی انسان نے کہا۔

"تم دونوں سے مل کر بڑی خوشی ہوئی، یہ بتاؤ کہ خلائی چیف کی لیبارٹری کہاں ہے، کیونکہ میں لیبارٹری میں جاکر ہی خلائی چیف سے کوئی رابطہ قائم کرسکتا ہوں۔"

بل بتوڑی بولی۔

"اس نے فرانس کے ملک میں کسی جگہ اپنی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے۔"

خلائی انسان کو جب یقین ہوگیا کہ پاکستان میں خلائی چیف کی کوئی خفیہ لیبارٹری نہیں ہے تو اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں فرانس کی طرف جاتا ہوں، مجھے پتہ چل جائے گا کہ



لیبارٹری کہاں ہے۔"

یہ کہہ کر خلائی انسان نے اوپر کی طرف غوطہ لگایا اور بل بتوڑی اور جادوگر حامون کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

بل بتوڑی حیران ہو کر کہنے لگی۔

"حامون! یہ مجھے کوئی خلائی جاسوس لگتا تھا، تمہیں خلائی چیف کی لیبارٹری کا پتہ نہیں بتانا چاہیے تھا۔"

حامون جادوگر نے کہا۔

"خلائی چیف ہمارا ماموں جان نہیں ہے۔ یہ سب خلائی انسان ایک جیسے ہیں چلو ہم سبز پوش کی روحانی طاقت کا راز معلوم کرنے دریا پار چلتے ہیں۔"

اور وہ دونوں دریائے راوی کے پار آگئے، دور سے سبز پوش درویش کی خانقاہ کی روشنی نظر آرہی تھی۔ وہ خانقاہ کے قریب نہیں جاسکتے تھے، کیونکہ وہاں سبز پوش کی روحانی طاقت کی زبردست لہریں پھیلی ہوئی تھیں۔ بل بتوڑی نے کہا۔

"حامون! سبز پوش کے کسی مرید کو پکڑو۔ شاید اس کو سبز پوش کی روحانی طاقت کا راز معلوم ہو۔"

حامون جادوگر نے خانقاہ کے دور دور اڑتے ہوئے ایک چکر لگایا اور بولا۔

"اس وقت تو مجھے کوئی مرید نظر نہیں آتا، دن کے وقت آئیں گے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



چلو واپس اپنی غار میں چلتے ہیں۔"
اور دونوں واپس اڑ گئے۔

دوستو! سرکٹے انسان کو ہم نے خلائی اڑن طشتری میں چھوڑا تھا جہاں سے اس نے خلائی گن فائر کر کے زمین پر حملہ کرنے والی اڑن طشتریوں کو تباہ کر دیا تھا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ سرکٹے انسان کے ساتھ کیا گزری۔

جس اڑن طشتری میں سرکٹا انسان بیٹھا تھا وہ خلا میں سفر کر رہی تھی' اچانک اڑن طشتری کو ایک زبردست دھچکا لگا اور وہ لڑکھڑانے لگی۔ سرکٹا انسان سنبھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے کھڑکی کے شیشے میں سے دیکھا۔ اڑن طشتری بڑی تیزی سے نیچے جا رہی تھی' اسے آگ لگ چکی تھی' سرکٹا غیبی حالت میں تھا۔ وہ اڑن طشتری سے باہر نکلنے لگا تو اسے بڑا زبردست کرنٹ کا جھٹکا لگا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

جب اسے ہوش آیا تو ایک دم اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ غیبی حالت میں تھا' وہ سب کچھ دیکھ سکتا تھا' مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ بڑے بڑے پتھروں سے بنا ہوا ایک اہرام مصر کے قریب کھڑا ہے۔ اڑن طشتری کا کہیں نام و نشان نہیں ہے' چاروں طرف صحرا ہی صحرا ہے۔ سورج غروب ہو چکا ہے اور صحرا میں شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا پھیل رہا ہے۔ سرکٹا انسان سوچنے لگا کہ وہ کہاں آ گیا ہے۔ اس نے اہرام مصر کی طرف چلنا شروع کر دیا کہ شاید وہاں اسے کوئی انسان نظر آئے تو اس سے پوچھے کہ یہ کون سا ملک ہے' اہرام تکونا تھا۔ وہ بڑا پرانا لگتا تھا۔ اس نے اہرام



کے چاروں طرف پھر کر دیکھا۔ اہرام کے اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا' وہاں کوئی انسان بھی نہیں تھا۔ وہ ایک جگہ اہرام کے بڑے پتھر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ شام گزر گئی' رات کا اندھیرا صحرا میں اتر آیا۔ آسمان پر ستارے نکل آئے' ہر طرف موت کی خاموشی چھا گئی۔ سرکٹا وہیں بیٹھا رہا' اس نے سوچا کہ وہیں رات گزار دیتا ہوں۔ صبح دن کی روشنی میں صحرا میں ادھر ادھر اڑ کر پتہ کروں گا کہ یہ کون سا ملک ہے۔ کون سا زمانہ ہے اور قریب کون سا شہر آباد ہے۔

رات گہری ہوتی گئی' خاموشی اتنی بھیانک تھی کہ سرکٹے کو بھی اس خاموشی اور سناٹے سے خوف محسوس ہونے لگا۔ اچانک اسے کسی کی دبی دبی چیخ کی آواز سنائی دی۔ سرکٹا ایک دم چوکنا ہو گیا' اس نے کان لگا کر سنا۔ چیخ کی آواز برابر آ رہی تھی۔ یہ کسی عورت کی چیخ کی آواز تھی۔ سرکٹے نے اہرام کے پتھر کے ساتھ کان لگا دیا۔ چیخ کی آواز اہرام کے اندر سے آ رہی تھی۔ وہ بڑا حیران ہوا کہ ان پتھروں کے اندر یہ عورت کون ہے اور کہاں سے آ گئی ہے اور کیوں چیخ رہی ہے' اس نے پتھر کو زور لگا کر اپنی طرف کھینچا۔ سرکٹے کی طاقت بہت زیادہ تھی' اس نے دو تین بار زور لگایا تو پتھر اپنی جگہ سے ہل گیا۔ سرکٹے نے کوشش کر کے پتھر کو باہر نکال لیا۔ اندر سے گرم ہوا باہر نکلی۔ اس ہوا میں مردہ لاشوں کو لگائے جانے والے مشک کافور کی بو تھی' جہاں سے پتھر ہٹا تھا وہاں ایک چوکور سوراخ بن گیا تھا۔

سرکٹے نے سوراخ میں سر ڈال کر دیکھا۔ اندر گھپ اندھیرا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



عورت کی چیخ کی آواز ایک بار پھر سنائی دی' آواز اندر دور کسی جگہ سے آرہی تھی' جیسے کسی تہ خانے میں کسی عورت کو اذیت دی جارہی ہو۔ سرکٹے نے سوچا کہ یہ کوئی مظلوم عورت ہے' اس کی ضرور مدد کرنی چاہئے۔ یہ سوچ کر وہ اہرام کے سوراخ کے اندر داخل ہوگیا' اگرچہ وہ غائب تھا مگر اپنے قدموں پر چل رہا تھا۔ وہ ایک اندھیری سرنگ میں سے گزر رہا تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد عورت کے چیخنے کی آواز آجاتی تھی۔ سرکٹا اس آواز کے پیچھے پیچھے جارہا تھا' آگے ایک زینہ نیچے اترتا تھا۔ یہاں نیچے کوئی تہ خانہ تھا۔ آواز اسی تہ خانے سے آرہی تھی۔ سرکٹا نیچے اترگیا' سامنے ایک دروازہ تھا جس پر سلاخیں لگی تھیں۔ جیسے ہی وہ سلاخوں کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ایک نیچی چھت والے دالان میں چبوترے پر ایک عورت ستون کے ساتھ زنجیروں سے بندھی ہوئی ہے۔ دیوار کے طاق میں چراغ جل رہا ہے۔ عورت کے گرد ایک بہت بڑا سانپ اپنا خوفناک پھن اٹھائے چکر لگا رہا ہے۔ ایک چکر پورا کرنے کے بعد وہ عورت کے سامنے آتا ہے۔ پھنکار مارتا ہے اور عورت کی گردن پر ڈس دیتا ہے۔ عورت کی چیخ نکل جاتی ہے۔ سانپ دوبارہ اس کے گرد ایک چکر لگاتا ہے اور پھر اس کی گردن پر ڈس دیتا ہے۔

سرکٹے نے یہ بھیانک منظر دیکھا تو تڑپ اٹھا۔ اس نے فیصلہ کرلیا کہ وہ عورت کو اس موذی سانپ سے بچائے گا۔ یہ فیصلہ کرکے وہ آگے بڑھا' جونہی اس نے سلاخوں کو ہاتھ لگایا اسے ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ پیچھے



گر پڑا۔ سرکٹا زمین پر اندھیرے میں بے حس ہوکر پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں مگر بدن میں جان نہیں تھی۔ وہ اپنے ہاتھ پاؤں نہیں ہلاسکتا تھا۔ اس کے گرنے کی کسی کو خبر نہیں ہوئی تھی۔ سانپ اسی طرح زنجیروں میں جکڑی ہوئی عورت کے گرد چکر لگاتا اور پھر سامنے آکر اس کی گردن پر پھن مار کر ڈس دیتا۔ عورت کے حلق سے خوفناک چیخ نکلتی۔ سرکٹا پریشان تھا کہ اس پر یہ کیسی آفت آن پڑی ہے۔ وہ دل میں سمجھ گیا کہ تہ خانے کی سلاخوں پر کوئی زبردست طلسم پھونکا ہوا تھا جس کے اثر سے وہ بے حس ہوکر گر پڑا ہے۔ اس نے ملنے جلنے کی بہت کوشش کی مگر وہ ذرا بھی ہاتھ پاؤں نہ ہلاسکا۔ بے جان سا ہوکر وہیں اندھیرے میں پڑا عورت اور سانپ کو دیکھتا رہا۔ خدا جانے سانپ نے کتنے چکر پورے کئے' عورت کو آخری بار گردن پر ڈسا اور اپنا پھن سمیٹ کر چبوترے سے اترا اور رینگتا ہوا دیوار کے سوراخ میں غائب ہوگیا۔

عورت رو رہی تھی' کراہ رہی تھی اور اپنی زبان میں دیوتاؤں سے مدد مانگ رہی تھی' جب سانپ کو گئے ایک دو منٹ گزر گئے تو سرکٹے نے عورت کو آواز دی۔

"اے عورت! تو کون ہے اور تجھے یہاں کس نے باندھا ہے؟"

عورت روتے روتے ایک دم چپ ہوگئی' اس نے آنکھیں گھما کر ادھر ادھر دیکھا' بولی۔

"تو کون ہے؟ کیا تو زیوس دیوتا ہے؟ اے زیوس دیوتا! میری مدد کر'

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



مجھے اس اذیت سے نجات دے۔"

سرکٹے نے جواب دیا۔

"اے عورت! میں کوئی دیوتا نہیں ہوں' میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں۔ میں تیری چیخیں سن کر تیری مدد کرنے اہرام کے اندر آیا تھا کہ مجھے جھٹکا لگا اور بے حس ہو کر گر پڑا۔"

عورت پھٹی پھٹی آنکھوں سے سلاخوں والے دروازے کی طرف دیکھنے لگی جو بند تھا' اسے زمین پر کسی انسان کی پرچھائیں دکھائی دیں' اس نے کہا۔

"اگر تو انسان ہے تو اہرام کے اندر کیسے آگیا؟ یہاں تو کوئی انسان داخل نہیں ہو سکتا' ضرور تیرے پاس کوئی زبردست جادو ہے۔"

سرکٹے نے کہا۔

"میرے پاس جادو نہیں بلکہ ایک زبردست طاقت ضرور تھی مگر لگتا ہے کہ اب وہ طاقت میرے اندر نہیں رہی' مجھے بتاؤ کہ میں تمہاری کس طرح مدد کر سکتا ہوں۔ میں اٹھنے کی بڑی کوشش کرتا ہوں مگر میرا جسم اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت نہیں کرتا۔"

عورت نے کہا۔

"میں خود مجبور اور بے بس ہوں' میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں۔"

سرکٹے نے پوچھا۔

"مجھے یہ بتا کہ یہ سانپ تجھے کیوں ڈستا ہے اور اس کے ڈسنے سے تو



مر کیوں نہیں جاتی؟ کیا تیرے پاس کوئی طلسم ہے؟"

عورت نے کہا۔

"میرے بھائی! میرا نام بلانکا ہے۔ میں ایک غریب کسان کی بیٹی ہوں۔ مجھے اس ملک کے کاہن اعظم نے دیوتاؤں کی قربانی کے لئے اغوا کر کے یہاں بند کر دیا ہے۔ کاہن نے مجھے ایک ایسی دوا پلا دی ہوئی ہے کہ جس سے سانپ کا زہر مجھ پر اثر نہیں کرتا۔ یہاں کی رسم کے مطابق مجھے اس اہرام کے تہہ خانے میں سات روز تک بند رکھا جائے گا۔ ہر رات دیوتاؤں کا سانپ آکر مجھے سات بار چکر لگا کر ڈستا رہے گا۔ آٹھویں رات کو مجھے یہاں سے نکال کر دیوتا کے مندر میں لے جایا جائے گا جہاں مجھے لٹا کر میرا پیٹ چاک کر کے زندہ دھڑکتا ہوا دل نکال کر دیوتا کے قدموں پر نچھاور کر دیا جائے گا' آج چھٹا روز ہے۔ کل رات میری زندگی کی آخری رات ہوگی۔"

اور عورت رونے لگی۔ سرکٹے کے دل پر بڑا اثر ہوا۔

سرکٹے نے عورت کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"میری بہن! زندگی اوز موت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ خدا نے چاہا تو تیری زندگی بچ جائے گی اور میں تجھے ان ظالم لوگوں کے چنگل سے نکال کر تیرے ماں باپ کے پاس پہنچا دوں گا۔"

عورت روتے روتے چپ ہو گئی' کہنے لگی۔

"تو کس خدا کو مانتا ہے بھائی؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سرکٹے نے کہا۔

"میرا خدا ایک ہے، وہی زمین و آسمان کا مالک ہے۔ وہ کل جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کے حکم کے بغیر ایک پتا تک نہیں ہلتا۔"

عورت نے کہا۔

"تو پھر تو اپنے خدا سے دعا کر کہ وہ مجھے اس مصیبت سے بچا کر مجھے میرے ماں باپ کے پاس پہنچا دے۔ میری ماں میری یاد میں رو رو کر ہلکان ہو رہی ہوگی۔ میں اس کی ایک ہی بیٹی ہوں۔"

سرکٹا کہنے لگا۔

"مجھے بتا کہ تو چھ روز سے زندہ کس طرح ہے۔ یہاں تیرے لئے کون کھانا پانی لے کر آتا ہے۔؟"

عورت نے جواب دیا۔

"میرے بھائی! ظالم کاہن نے مجھے جو دوا پلائی ہوئی ہے اسی وجہ سے میرے اندر طاقت اپنے آپ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ نہ مجھے بھوک لگتی ہے نہ پیاس۔"

سرکٹا خاموش ہو گیا اوز سوچنے لگا کہ اب کیا ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی جگہ سے اپنی انگلی تک نہیں ہلا سکتا تھا، اس نے آنکھیں بند کر کے دل میں خدا سے دعا مانگی کہ اے میرے خدا! میری مدد کرنا کہ میں اس مصیبت زدہ بے بس لڑکی کو اس کے ماں باپ کے پاس پہنچا سکوں۔ طاق میں دیا جل رہا تھا، تہہ خانے میں موت کی خاموشی چھائی تھی۔ کبھی کبھی دونوں ایک دوسرے



سے بات کر لیتے تھے۔ عورت چپ ہو جاتی اور آہستہ آہستہ اپنی ماں کو یاد کر کے رونے لگتی۔

کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ رات گزر گئی ہے، دن نکل آیا ہے کہ نہیں۔ وہ اہرام کے تہہ خانے میں بند تھے اور باہر کی دنیا سے ان کا کوئی رشتہ باقی نہیں رہا تھا۔ سرکٹے نے عورت سے پوچھا۔

"تجھے کیسے پتہ چلتا ہے کہ ایک رات گزر گئی ہے اور دوسری رات آ گئی ہے؟"

عورت نے کہا۔

"طاق میں جلنے والا دیا جب ایک بار بہت مدھم ہو کر دوبارہ روشن ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ باہر ایک دن گزر گیا ہے اور رات آ گئی ہے۔"

سرکٹے نے سلاخوں کے پیچھے زمین پر لیٹے لیٹے طاق میں روشن دیئے کی طرف دیکھا۔ دیا پوری طرح روشن تھا، اس کی لو بالکل سیدھی تھی۔ وقت گزرتا چلا گیا، پھر ایسا ہوا کہ اچانک دیئے کی لو مدھم ہوتے ہوئے بالکل مدھم ہو گئی۔

عورت نے کہا۔

"بھائی! اب باہر دن نکل آیا ہے۔ اب جب چراغ کی لو دوسری بار مدھم ہو کر روشن ہو گی تو رات پڑ جائے گی۔"

سرکٹا خاموش رہا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس طرح

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اپنے اوپر کیے گئے طلسم سے آزاد ہو۔ اس نے اپنی طاقت کو جمع کرکے پورا زور لگا کر اٹھنے کی بڑی کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ ایسی حالت سرکٹے کی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی، باہر دن گزرتا چلا جارہا تھا۔ جب رات ہوئی تو تہہ خانے کے اندر طاق میں جلتا دیا مدھم ہونے لگا۔ عورت نے کہا۔

"اب رات ہو گئی ہے، وہ خوفناک سانپ آئے گا اور میری گردن پر ڈسنا شروع کردے گا۔"

یہ کہہ کر عورت سسکیاں بھرنے لگی۔ سرکٹے نے کہا۔

"کاش میں تمہارے لئے کچھ کرسکتا میری پیاری بہن!"

دیئے کی لو مدھم ہو کر ایک دم پہلے کی طرح روشن ہو گئی۔ عورت آہستہ آہستہ سسکیاں بھر رہی تھی، اچانک سانپ کی پھنکار کی آواز سنائی دی۔ عورت کی چیخ نکل گئی۔ سرکٹے نے سامنے دیوار کی طرف دیکھا، وہاں جو سوراخ تھا اس میں سے سانپ نکلنا شروع ہو گیا۔ یہ دس بارہ فٹ لمبا نسواری رنگ کا سانپ تھا۔ باہر نکلتے ہی وہ اچھل کر زنجیروں میں جکڑی ہوئی عورت کے سامنے آگیا، اس نے اپنا پھن کھول لیا اور زور زور سے پھنکارنے لگا۔ پھر اس نے عورت کے گرد ایک چکر لگایا اور سامنے آکر عورت کی گردن پر ڈس دیا۔ عورت کی چیخ نکل گئی، سرکٹے نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ وہ یہ دل ہلا دینے والا منظر نہیں دیکھ سکتا تھا۔

جب سانپ ساتوں چکر پورے کرکے سات بار عورت کو ڈس چکا تو وہ



چبوترے سے اتر کر اپنے سوراخ میں واپس چلا گیا۔

اتنے میں گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ سامنے والی دیوار ایک طرف ہٹ گئی۔ سرکٹے نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ چار ہٹے کٹے حبشی غلام ہاتھوں میں مشعلیں لئے تہہ خانے میں داخل ہو رہے تھے۔ ان کے پیچھے پیچھے ایک اونچا لمبا سیاہ فام انسان ایک ہاتھ میں نیزہ تھامے آہستہ آہستہ چلا آرہا تھا۔ اس کا سر منڈا ہوا تھا، آنکھیں چمک رہی تھیں۔ گلے میں ہڈیوں کی مالا تھی، یہ کاہن اعظم تھا، اس کے پیچھے بھی چار حبشی غلام تلواریں لئے آرہے تھے۔

تہہ خانے میں آکر کاہن نے عورت کی طرف اشارہ کرکے اپنا نیزے والا ہاتھ بلند کیا اور کہا۔

"دیوتاؤں نے تجھے قربانی کے لئے چن لیا ہے، تو خوش قسمت ہے، چل تیرے قربان ہونے کا وقت آگیا ہے۔"

عورت بلک بلک کر رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی۔

"مجھے نہ مارو۔ مجھے میزے ماں باپ کے پاس پہنچادو، مجھے نہ مارو، مجھے نہ مارو۔ مجھ پر رحم کرو۔"

مگر سنگ دل کاہن پر عورت کی فریاد کا ذرا سا بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے حبشی غلاموں کو اشارہ کیا۔ انہوں نے اسی وقت عورت کی زنجیریں کھول دیں اور اسے اٹھالیا۔ وہ اسے پکڑ کر جدھر سے آئے تھے ادھر واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد دیوار اپنے آپ گڑگڑاہٹ کی آواز کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ساتھ بند ہوگئی۔

اہرام کے تہہ خانے میں دہشت ناک اندھیرا چھاگیا۔ سرکٹے انسان کو اپنی مجبوری پر رونا آگیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک غریب کسان کی بیٹی کو پتھر دل ظالم کاہن جھوٹے دیوتاؤں پر قربان کرنے کے لئے لے گیا تھا اور وہ کچھ نہیں کرسکا تھا' اگر اس کے پاس اس کی طاقت ہوتی تو وہ ان سب قاتل درندوں کو ایک ہی سانس میں موت کے گھاٹ اتاردیتا' مگر وہ بے بس تھا' بے حس ہوچکا تھا۔ اس کا جسم اس کا حکم نہیں مانتا تھا۔ اس کی طاقت جواب دے چکی تھی۔

دوسری طرف مظلوم عورت کو حبشی غلام اہرام سے باہر لے آئے تھے۔ باہر رات کے اندھیرے میں ایک رتھ کھڑا تھا جس کے آگے دو گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ کاہن اعظم رتھ پر کھڑا ہوگیا۔ قربان کی جانے والی عورت کو زنجیروں سے باندھ کر رتھ میں ڈال دیا گیا۔ رتھ دیوتا کے مندر کی طرف چل پڑا۔ حبشی غلام رتھ کے ساتھ ساتھ دوڑنے لگے۔ مندر میں قربانی کی سب تیاریاں مکمل ہوچکی تھیں۔ دیوتا کے بہت بڑے بت کے آگے چبوترے پر لکڑی کا تختہ بچھا ہوا تھا۔ جلاد ہاتھ میں خنجر لئے کھڑا تھا۔ مندر کے سارے پجاری جمع ہوکر دیوتا کے بھجن گا رہے تھے' جیسے ہی کاہن اعظم کا رتھ مندر میں داخل ہوا چار پجاری بانس کا سٹریچر لے کر آگے بڑھے۔ انہوں نے بدقسمت عورت کو اس پر ڈالا اور بھجن گاتے کاہن اعظم کے ساتھ ساتھ دیوتا کے بت کے پاس آگئے۔ عورت کو تختے پر سیدھا لٹادیا



گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں رسیوں سے باندھ دیئے گئے' عورت بے چاری کا چہرہ مردے کی طرح زرد تھا۔ خوف کے مارے اس کی اب آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ آنسو خشک ہوچکے تھے' یعنی پھٹی آنکھوں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔

کاہن اعظم آگے بڑھا' اس نے عورت کے پیٹ پر سے کپڑا ہٹاکر وہاں مقدس پانی چھڑکا اور اونچی آواز میں منتر پڑھنے لگا۔ عین اس وقت اہرام کے تہہ خانے میں سرکٹے نے خدا کے حضور دل کی گہرائیوں سے دعا مانگی اور پکار کر کہا۔

"یااللہ! تیری رحمت جوش میں کیوں نہیں آتی؟ ایک غریب لڑکی کو جھوٹے خداؤں کے بت کے آگے ذبح کیا جارہا ہے۔ یااللہ! مجھے میری طاقت دوبارہ عطا کر تاکہ میں اس بے گناہ عورت کو ظالم کافروں کے پنجے سے بچاسکوں۔"

کہتے ہیں دل سے جو دعا مانگی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ سرکٹے کی دعا بھی اللہ میاں نے قبول کرلی' جہاں وہ بے ہوش ہوکر پڑا تھا عین اس کے اوپر پتھر کی چھت میں ایک بجلی سی چمکی۔ بجلی کی لہر سرکٹے کے جسم پر گری اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا' اسے محسوس ہوا کہ اس کی طاقت اسے واپس مل چکی ہے۔ اس نے زور سے ہاتھ مار کر تہہ خانے کی سلاخوں کو توڑ ڈالا' دوڑ کر اس دیوار کے پاس آیا جو گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ کھل جاتی تھی۔ سرکٹے نے دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اللہ کا نعرہ لگاکر اتنی زور سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دھکا دیا کہ دیوار دوسری طرف گر پڑی۔ دوسری طرف ایک سرنگ تھی۔ سرکٹا غائب تھا' وہ سرنگ میں اڑتا ہوا اہرام کی دوسری طرف سے باہر نکل گیا۔ آسمان پر تارے نکلے ہوئے تھے۔ صحرا میں رات چھائی ہوئی تھی' اسے دور مندر کی روشنی دکھائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ یہی وہ مندر ہے جہاں بدقسمت غریب کسان کی بیٹی کو جھوٹے دیوتا پر قربان کیا جارہا ہے۔

سرکٹا جانتا تھا کہ اگر اس نے ذرا سی بھی دیر کردی تو عورت کا پیٹ چاک ہوچکا ہوگا اور پھر وہ اسے زندہ نہ کرسکے گا' وہ فضا میں اچھلا اور راکٹ سے بھی تیز اڑتا ہوا مندر میں پہنچ گیا۔ اس وقت جلاد نے خنجر والا ہاتھ اوپر اٹھایا ہوا تھا۔ تختے پر غریب عورت سیدھی لیٹی تھی' اس کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ پیٹ پر سے کپڑا ہٹادیا گیا تھا۔ پیٹ پر سیندور ملا ہوا تھا۔ جلاد کاہن اعظم کے اشارے کا منتظر تھا کہ اس کا منتر ختم ہو اور وہ خنجر عورت کے پیٹ میں گھونپ کر اسے چاک کردے اور اندر ہاتھ ڈال کر دھڑکتا ہوا دل نوچ کر باہر نکالے اور اسے دیوتا کے قدموں پر رکھ دیا۔ سارے پجاری چپ چاپ کھڑے قربانی کا بھیانک منظر دیکھ رہے تھے۔ کاہن اعظم نے آخری منتر پڑھ کر بلند آواز سے نعرہ لگایا۔

"عورت کا پیٹ چاک کردو۔"

جلاد کے خنجر والے ہاتھ میں حرکت پیدا ہوئی۔ وہ خنجر عورت کے پیٹ میں گھونپنے ہی والا تھا کہ اچانک خنجر اس کے ہاتھ سے غائب ہوگیا۔ پھر سب پجاریوں اور کاہن اعظم نے دیکھا کہ خنجر اپنے آپ ہوا میں لہرا



ہوا جلاد کی گردن پر گرا اور جلاد کی گردن کٹ کر علیحدہ ہوگئی۔

یہ کام سرکٹے نے دکھایا تھا۔ اس نے جلاد کا اوپر اٹھا ہوا خنجر چھین کر ایک ہی وار میں اس کی گردن کاٹ ڈالی تھی۔ ہر طرف شور مچ گیا۔ پجاری خوف زدہ ہوکر بیٹھ گئے۔ کاہن اعظم تھر تھر کانپنے لگا۔ اس نے چیخ کر کہا۔

"مقدس دیوتا! تیرے دشمنوں نے تیرے جلاد کو ہلاک کردیا ہے' تو بھی اس کی گردن اتار کر ہلاک کردے۔"

سرکٹے نے جلدی سے عورت کی زنجیریں توڑ کر اسے اپنے کاندھے پر اٹھالیا۔ سرکٹے کے کاندھے پر آتے ہی عورت کے پاؤں زمین سے اوپر ہوگئے تھے اور وہ بھی سرکٹے کے ساتھ ہی غائب ہوگئی تھی۔ جب کاہن نے دیکھا کہ دیوتا پر قربان کی جانے والی عورت بھی غائب ہوگئی ہے' تو وہ اونچی اونچی آواز میں شور مچانے لگے۔ کاہن اعظم سمجھ گیا تھا کہ یہ کسی زبردست جادوگر کی کارستانی ہے' مگر وہ اپنی عزت آبرو بھی قائم رکھنا چاہتا تھا۔ اس نے بڑی مکاری سے کام لیتے ہوئے اعلان کیا۔

"پجاریو: سنو! مقدس دیوتا نے اپنی قربانی کو اپنے پاس بلالیا ہے۔ مقدس دیوتا اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جلاد کو مقدس دیوتا نے ہلاک کیا ہے۔ تمہیں خوش ہونا چاہئے۔ دیوتا نے ہماری قربانی قبول کرلی ہے۔"

سب لوگ اور پجاری خوش ہوکر نعرے لگانے اور بھجن گانے لگے۔ سرکٹے نے عورت کو کاندھے پر اٹھا رکھا تھا اور وہ مندر کے اوپر اڑ کر چکر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



لگا رہا تھا۔ عورت کی جان بچ گئی تھی۔ وہ حیران بھی تھی کہ یہ کون غیبی آدمی ہے جس نے اسے موت کے منہ سے نکالا ہے۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"کیا تم دیوتا زیوس ہو؟"

عورت یہی سمجھ رہی تھی کہ یہ دیوتا زیوس ہے جو اس کی دعا سن کر اس کی مدد کو آگیا ہے۔ سرکٹے نے کہا۔

"میری بہن! میں کوئی دیوتا نہیں ہوں' میں وہی تمہارا بھائی ہوں جو تہہ خانے میں طلسمی طاقت کے اثر سے بے حس ہو کر پڑا تھا۔"

پھر سرکٹے نے عورت کو سارا واقعہ سنایا۔ عورت نے خوش ہو کر کہا۔

"بے شک تمہارا خدا سچا ہے۔ یہ دیوتا سب سے جھوٹے ہیں' اب مجھے جلد میرے ماں باپ کے پاس پہنچا دو۔"

سرکٹے نے کہا۔

"مجھے راستہ دکھاتی جاؤ' میں تمہیں تمہارے گھر لئے چلتا ہوں۔"

عورت غیبی حالت میں سرکٹے انسان کے کاندھے پر بیٹھی تھی۔ اس نے دور شہر کی چار دیواری کی روشنیاں دکھا کر کہا۔

"وہ ہمارے شہر کی روشنیاں ہیں۔ ہمارا گھر شہر کی فصیل کے باہر ایک ٹیلے کے دامن میں ہے۔"

عورت کے گھر میں ماتم کا ماحول تھا۔ اس کا باپ سر جھکائے بیٹھا تھا۔ ماں زار و قطار رو رہی تھی۔ سرکٹے نے عورت کو گھر کے باہر ہی کاندھے سے اتار دیا۔ زمین پر پاؤں لگتے ہی عورت نظر آنے لگی۔ وہ اماں ابو پکارتی گھر میں داخل ہو گئی۔ اپنی بیٹی کو زندہ دیکھ کر ماں باپ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ انہوں نے اپنی بیٹی کو گلے لگالیا۔ وہ بار بار اس کا سر چوم رہے تھے۔ اسے پیار کر رہے تھے' اور پوچھ رہے تھے۔

"بیٹی تو ان ظالموں سے کیسے زندہ بچ کر آگئی۔"

سرکٹے نے اسے سمجھا دیا تھا کہ میرا نام نہ لینا۔ عورت نے کہہ دیا۔

"بس ماں! مجھے موقع مل گیا۔ میں بھاگ آئی۔"

ماں نے اسی وقت بیٹی کو پچھلی کوٹھڑی میں چھپا دیا اور اس کے باپ سے کہا۔

"کاہن کے آدمی اس کی تلاش میں ضرور یہاں آئیں گے۔"

باپ نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو' ہم بچی کو مکان کے نیچے تہہ خانے میں چھپا دیں گے۔"

سرکٹا جانتا تھا کہ کاہن اپنے آدمیوں کو خفیہ طور پر عورت بلانکا کے گھر پر یہ دیکھنے کے لئے ضرور بھیجے گا کہ جس جادوگر نے اسے غائب کیا ہے اس نے عورت کو کہیں اس کے گھر تو نہیں پہنچا دیا' چنانچہ سرکٹے نے وہیں رکنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ مکان کی چھت پر جانے کی بجائے غیبی حالت میں عورت کے ماں باپ کے قریب سے گزرتا ہوا پچھلی کوٹھڑی میں عورت بلانکا کے پاس آگیا' اور اس کے کان کے قریب منہ لے جا کر آہستہ سے بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارے مکان کے باہر پہرہ دے رہا ہوں۔ اگر کاہن اعظم کے آدمی آئے تو میں انہیں بھی ختم کردوں گا۔"

عورت بلانکا نے مسکرا کر سرکٹے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میرے بھائی! تمہارا بہت بہت شکریہ!"

اس کی آواز ماں باپ نے سن لی۔ ماں دوڑ کر کوٹھڑی میں آئی اور پوچھا۔

"بیٹی تو کس سے باتیں کررہی تھی؟"

بلانکا نے جلدی سے کہا۔

"کسی سے نہیں ماں!"

○☆○



# پرانی قبر کی چیخ

سرکٹا انسان مکان کی چھت پر آکر پہرہ دینے لگا۔

رات خاموش تھی، وہ جانتا تھا کہ کاہن اعظم بڑا خطرناک جادوگر ہے، اگرچہ اس نے لوگوں کو اور پجاریوں کو یقین دلادیا تھا کہ مقدس دیوتا نے قربان کی جانے والی عورت کو اپنے پاس زندہ حالت میں بلالیا ہے مگر کاہن کو خوب معلوم تھا کہ عورت کو کوئی غیبی طاقت غائب کرکے لے گئی ہے اور مقدس دیوتا کاہن پر اپنا عتاب نازل کرے گا، چنانچہ کاہن اعظم عورت کی تلاش میں سب سے پہلے اس کے گھر آئے گا تاکہ دیکھے کہ عورت اپنے ماں باپ کے پاس تو نہیں پہنچ گئی۔ سرکٹا غیبی حالت میں چاروں طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ کاہن اعظم ابھی تک وہاں نہیں آیا تھا۔ سرکٹے نے سوچا کہ اس مظلوم عورت کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہوسکے اپنے ماں باپ کو لے کر شہر سے نکل کر کسی دوسرے شہر کی طرف بھاگ جائے، جہاں کاہن اعظم کا کوئی آدمی نہ پہنچ سکے۔ سرکٹا انسان جلدی سے نیچے آگیا۔ عورت بلانکا اپنے ماں باپ کے پاس خوش خوش بیٹھی تھی۔ سرکٹا غیبی حالت میں تھا،

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے عورت کے کان کے پاس منہ لے جاکر سرگوشی میں ساری بات سمجھادی، اور کہا کہ ماں باپ کو لے کر اس شہر سے نکل جاؤ۔ عورت نے اپنے ماں باپ سے کہا۔

"امی ابا! کاہن کے آدمی مجھے تلاش کرتے ہمارے گھر ضرور آئیں گے۔ ہمیں یہاں سے فرار ہوجانا چاہئے۔"

اس کا باپ بولا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ ہمارے پاس دو گھوڑے موجود ہیں، سامان یہیں پڑا رہنے دو۔ جان بچانی ضروری ہے۔"

وہ تینوں اسی وقت مکان کے صحن میں آئے جہاں ان کے دو گھوڑے بندھے ہوئے تھے۔ ایک گھوڑے پر بیٹی اور ماں بیٹھ گئے۔ دوسرے گھوڑے پر باپ سوار ہوگیا۔ انہوں نے گھوڑوں کو ایڑ لگائی اور مکان کے صحن سے نکل کر رات کے اندھیرے میں صحرا کی طرف نکل گئے۔ سرکٹا مکان کے باہر دیوار کے پاس کھڑا انہیں جاتا دیکھتا رہا۔ جب ان کے گھوڑے رات کے اندھیرے میں نظروں سے اوجھل ہوگئے تو سرکٹے کو بڑی خوشی ہوئی کہ اس نے ایک مظلوم عورت کی جان بچالی ہے۔

سرکٹے کو چاہئے تھا کہ اب وہ بھی وہاں سے کسی دوسرے شہر کی طرف نکل جاتا، مگر تقدیر میں جو لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ مندر میں چل کر دیکھنا چاہئے کہ مکار کاہن اب کیا چال چلنے والا ہے۔ سرکٹا انسان ہوا میں بلند ہوا اور مندر کی طرف اڑنے لگا۔ مندر



میں اب کوئی پجاری نہیں تھا۔

دیوتا کے سامنے وہ چبوترہ خالی پڑا تھا جس پر عورت کی قربانی دی جانے والی تھی۔ رات کا پچھلا پہر گزر رہا تھا۔

سرکٹا انسان غیبی حالت میں مندر میں کاہن اعظم کی کوٹھڑی تلاش کرنے لگا۔ وہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کہیں کاہن اپنے آدمیوں کو مظلوم عورت کے تعاقب میں تو نہیں بھجوا رہا۔

ایک کوٹھڑی میں روشنی ہو رہی تھی۔

کوٹھڑی کا دروازہ بند تھا۔ سرکٹا انسان بند دروازے میں سے اندر داخل ہوگیا۔ اس وقت کاہن جادوگر تانبے کے ایک بندر کے بت کے آگے اپنا سب سے خطرناک منتر پڑھ رہا تھا، وہ منتر پڑھ کر بندر دیوتا سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ عورت کو کون غائب کرکے لے گیا ہے۔ کاہن جادوگر منتر پورا کرچکا تھا کہ سرکٹا انسان کوٹھڑی میں داخل ہوگیا۔ کاہن جادوگر کے جسم میں خطرناک منتر کی طاقت آچکی تھی۔ اب اس کی آنکھیں غیبی چیزوں کو بھی دیکھ سکتی تھیں، جیسے ہی سرکٹا انسان کوٹھڑی میں آیا کاہن جادوگر کو فوراً پتہ چل گیا کہ کوئی اجنبی اندر داخل ہوا ہے۔ کاہن جادوگر نے اپنی گردن بالکل سامنے رکھی۔ صرف ذرا سی آنکھیں گھما کر بائیں جانب دیکھا کہ وہاں ایک اونچا لمبا جوان آدمی لمبا چغہ پہنے کھڑا ہے۔ اس کے سیاہ بال اس کی گردن پر آئے ہوئے ہیں اور آنکھوں میں خاص چمک ہے۔ اس کے سارے بدن میں سے شعاعیں نکل رہی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کاہن جادوگر فوراً سمجھ گیا کہ یہ آدمی غائب ہے اور سوائے اس کے اور کسی کو نظر نہیں آسکتا، اگر کاہن جادوگر نے بندر کا منتر نہ پڑھا ہوتا تو سرکٹا انسان اسے بھی نظر نہیں آسکتا تھا۔ کاہن جادوگر نے بالکل ظاہر نہ کیا کہ وہ غیبی انسان کو دیکھ رہا ہے۔ سرکٹے انسان کو بھی ذرا سا شک نہ ہوا کہ کاہن جادوگر نے اسے دیکھ لیا ہے۔ سرکٹا بڑے اطمینان سے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہوگیا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کاہن جادوگر اب کیا کرنے والا ہے۔ کہیں وہ اپنے آدمی مظلوم عورت کے گھر کی طرف تو نہیں بھیجنے والا کہ جاکر پتہ کرو عورت اپنے گھر پر ہو تو اسے باندھ کر لے آؤ۔ سرکٹے نے دیکھا کہ کاہن جادوگر بڑے سکون کے ساتھ تانبے کے بندر کے سامنے بیٹھا ہے۔ ہاتھ جوڑے ہوئے ہیں اور منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھ رہا ہے، اگر اس وقت بھی سرکٹا انسان کوٹھڑی سے نکل جاتا تو بچ سکتا تھا، مگر وہ وہیں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا رہا۔

اتنی دیر میں کاہن اعظم نے اپنا دوسرا بندر والا منتر بھی پورا کرلیا تھا۔ کاہن نے اپنے منتر کی خاموش زبان میں تانبے کے بندر سے پوچھا۔

"بندروں کے دیوتا! یہ جو غیبی آدمی میری کوٹھڑی میں اس وقت موجود ہے، یہ کون ہے؟"

تانبے کے بندر دیوتا نے خاموش زبان میں جواب دیا۔

"کاہن! یہ تمہارا دشمن ہے، یہی وہ غیبی انسان ہے جس نے دیوتا پر قربان کی جانے والی عورت کو غائب کیا ہے اور تمہیں مقدس دیوتا کی



آنکھوں میں ذلیل کیا ہے۔"

کاہن جادوگر نے خاموش زبان میں تانبے کے بندر سے کہا۔

"بندروں کے دیوتا! میں اپنے دشمن سے کیسے انتقام لے سکتا ہوں۔ یہ تو غائب ہے۔"

تانبے کے بندر نے خاموش زبان میں کہا۔

"کاہن! میرا پانچواں آتشی منتر پڑھ کر چھری اس کی طرف پھینک۔ اس کا سرکٹ کر نیچے گر پڑے گا، اس کا سر تمہارے پاس رہے گا اور اس کا دھڑ میں سات سمندر پار پھینک دوں گا۔"

کاہن دل میں بڑا خوش ہوا۔ وہ پانچواں آتشی منتر پڑھنے لگا۔ سرکٹا انسان یہی سمجھ رہا تھا کہ کاہن جادوگر کوئی پوجا وغیرہ کررہا ہے۔ وہ دیوار کے ساتھ لگا بڑی دلچسپی سے کاہن کو منہ ہی منہ میں منتر پڑھتے دیکھ رہا تھا۔ اس نے وہ باتیں بالکل نہیں سنی تھیں جو کاہن جادوگر اور تانبے کے بندر کے درمیان ہوئی تھیں، جب کاہن نے پانچواں آتشی منتر ختم کرلیا تو وہ آہستہ سے اٹھ کر طاق کی طرف گیا جہاں تھالی میں ایک چھری پڑی تھی۔ سرکٹا انسان یہی سمجھا کہ کاہن طاق میں جو دیا جل رہا ہے اس کو بجھانے کے لئے گیا ہے تاکہ اس کے بعد سوجائے، مگر تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

کاہن جادوگر نے چپکے سے طاق میں رکھی تھالی میں سے چھری اٹھائی، ایک دم پیچھے کو پلٹا اور بجلی ایسی تیزی کے ساتھ چھری کو سرکٹے انسان کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



طرف زور سے پھینک دیا۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوگیا کہ سرکٹے انسان کو سنبھلنے یا بھاگنے کا موقع ہی نہ ملا۔ چھری سیدھی سرکٹے انسان کی گردن پر آکر لگی اور اس کی گردن فوراً کٹ کر نیچے گر پڑی۔ گردن نیچے گرتے ہی ظاہر ہوگئی یعنی گردن اور سر نظر آنے لگا۔ کاہن جادوگر نے فوراً سرکٹے انسان کے سر کو بالوں سے پکڑ کر اٹھالیا اور قہقہہ لگا کر بولا۔

"مقدس دیوتا! میں نے تمہارے دشمن سے تمہاری بے عزتی کا بدلہ لے لیا ہے۔"

سرکٹے کا دھڑ اپنی جگہ پر اسی طرح غیبی حالت میں کھڑا تھا۔ تانبے کے بندر کی آنکھوں میں سے شعاعیں نکل کر سرکٹے کے دھڑ پر پڑیں اور دھڑ غائب ہوگیا۔ تانبے کے بندر نے کہا۔

"کاہن! ہم نے سرکٹے انسان کے دھڑ کو یہاں سے ہزاروں میل دور ایک گہرے سمندر میں پھینک دیا ہے۔ اس کا سر ابھی شہر کے پرانے قبرستان میں لے جاکر زمین میں دفن کردو۔ مقدس دیوتا تم سے خوش ہوں گے۔"

کاہن جادوگر نے تانبے کے بندر کا شکریہ ادا کیا۔ سرکٹے انسان کے سر کو بالوں سے پکڑ کر کپڑے کے تھیلے میں ڈالا اور کوٹھڑی میں سے نکل کر مندر کے برآمدے میں آیا جہاں اس کا گھوڑا بندھا تھا۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوا۔ گھوڑے کو زور سے چابک ماری اور گھوڑا مندر سے نکل کر ہوا سے باتیں کرنے لگا۔ وہ صحرائی رات میں گھوڑا دوڑاتے شہر کی فصیل کے پیچھے



ویران جگہ پر بنے ہوئے پرانے قبرستان میں آکر گھوڑے سے اترا۔ سرکٹے کے سر والے تھیلے کو ہاتھ میں پکڑا اور قبرستان کی قبروں میں کوئی پرانی قبر تلاش کرنے لگا۔ آخر اسے ستاروں کی دھندلی روشنی میں ایک ایسی قبر نظر آئی جس میں ایک گہرا شگاف پڑا ہوا تھا۔ قبر کی مٹی وہاں سے بیٹھ گئی تھی اور اندر سوراخ بن گیا تھا۔ کاہن جادوگر نے سرکٹے انسان کے سر کو بالوں سے پکڑ کر تھیلے میں سے نکالا اور قبر کے سوراخ میں سے قبر کے اندر پھینک دیا۔ اس کے بعد کاہن نے قبر کے سوراخ کے منہ پر بڑا سا پتھر رکھ کر اسے بند کرکے اوپر مٹی وغیرہ ڈال دی۔

اس کام سے فارغ ہوکر کاہن جادوگر نے قبر کے گرد ایک چکر لگایا۔ اس کے اردگرد گول دائرہ کھینچ دیا اور منتر پڑھ کر طلسم پھونک دیا۔ اب نہ کوئی زندہ چیز اس طلسمی دائرے کے اندر جاسکتی تھی اور نہ دائرے میں سے نکل کر باہر آسکتی تھی۔ کاہن جادوگر جلدی جلدی قبرستان سے نکل کر گھوڑے پر بیٹھا اور رات کی تاریکی میں مندر کی طرف واپس چل دیا۔

پرانے قبرستان کی ٹوٹی پھوٹی قبروں پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ان قبروں میں صدیوں پرانے مردے دفن تھے۔ لوگوں میں مشہور تھا کہ اس قبرستان میں مردوں کی روحیں بھوت بن کر رات کو چلتی پھرتی ہیں اور جو آدمی ادھر سے گزرتا ہے اسے پکڑ کر کسی پرانی قبر میں زندہ دفن کردیتی ہیں۔ اس ڈر کے مارے اس قبرستان میں نہ کوئی اپنا مردہ دفنانے آتا تھا اور نہ اس کے قریب ہی سے گزرتا تھا۔ دن کے وقت بھی قبرستان میں چاروں طرف ہولناک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سکوت طاری رہتا تھا۔ کوئی پرندہ بھی قبرستان کے اوپر سے نہیں گزرتا تھا جو کوئی بھولا بھٹکا پرندہ قبرستان کے اوپر سے گزرتا تڑپتا ہوا گر پڑتا تھا اور مرجاتا تھا۔

کاہن جادوگر پر قبرستان کی بدروحوں کا اس لئے اثر نہیں ہوا تھا کہ وہ خود ایک بہت بڑا جادوگر تھا اور بدروحیں اور چڑیلیں اس سے ڈر کر دور بھاگ جاتی تھیں۔

سرکٹے انسان کا سر جس پرانی قبر میں کاہن دفن کرگیا تھا اس قبر میں سوسال پرانے مردے کی صرف ایک ٹوٹی ہوئی کھوپڑی ہی باقی رہ گئی تھی۔ سرکٹے کا سر ظاہر تھا، یعنی اسے دیکھا جاسکتا تھا۔ سر کو ہوش بھی تھی۔ سر کی آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ دیکھ سکتا تھا، اس کا دماغ بھی زندہ تھا۔ وہ سوچ بھی سکتا تھا، سرکٹے کو پتہ چل گیا تھا کہ کاہن نے اس کا سر کاٹ کر قبر میں دفن کردیا ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کا باقی کا دھڑ کہاں ہے۔ سرکٹے انسان کے سر نے کاہن کو قبر کا سوراخ پتھروں اور مٹی سے بند کرتے دیکھ لیا تھا۔ اس وقت تک سرکٹے کے سر کی زبان میں بولنے کی طاقت نہیں تھی۔

تھوڑی دیر بعد سرکٹے کے سر کو ذرا ہوش آیا تو اس نے قبر کے اندھیرے میں آنکھیں ادھر ادھر گھما کر دیکھا۔ قبر کے اندر گھپ اندھیرا چھایا تھا مگر سرکٹے کا سر اندھیرے میں دیکھ سکتا تھا۔ ایک کھوپڑی کونے میں پڑی تھی۔ کھوپڑی کے سر میں شگاف تھا، جیسے کسی نے تلوار اس پر ماری ہو۔



سرکٹے انسان کو اب افسوس ہورہا تھا کہ وہ کاہن جادوگر کی کوٹھڑی میں کیوں داخل ہوا، مگر اب پچھتانے سے کچھ حاصل نہیں تھا۔ آدمی کو چاہئے کہ کوئی کام کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ سمجھ لے، تاکہ بعد میں اگر کوئی مشکل آن پڑے تو اس کو پچھتانا نہ پڑے۔ سرکٹے کے سر کو بالکل معلوم نہیں تھا کہ یہ قبرستان آسیب زدہ ہے اور یہاں مردوں کی روحیں رات کو اترتی ہیں۔

سرکٹے کے سر کے پاس اپنی طاقت اور طلسم ضرور تھا، مگر دھڑ کے بغیر اس کا جادو بے اثر تھا۔ دھڑ کے بغیر وہ کسی پر جادو نہیں کرسکتا تھا اور اپنی زبردست طلسمی طاقت کو استعمال بھی نہیں کرسکتا تھا۔ قبرستان میں ابھی پچھلی رات کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

سر نے آنکھیں بند کرلیں اور سوچنے لگا کہ اب خدا جانے اسے کب تک اسی قبر میں بند ہوکر رہنا ہوگا۔ خدا جانے اسے اس قبر کے عذاب سے کب نجات ملے گی، مگر اس خیال سے سرکٹے کے سر کو بڑی تسلی اور خوشی تھی کہ اس نے ایک غریب کسان کی بے گناہ بیٹی کو خبیث دیوتا پر قربان ہونے سے بچالیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد سر کو قبر کے باہر ہلکی ہلکی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ سر نے آنکھیں کھول دیں، آواز قبر کے باہر سے آرہی تھی۔ کبھی ایسی آواز آئی، جیسے کوئی بچہ رو رہا ہے۔ کبھی ایسی آواز آئی جیسے کوئی عورت گھنگھرو بجاتی چھن چھن کرتی قبر کے اوپر سے گزر گئی ہے۔ کبھی کسی عورت کے ہولے ہولے رونے کی رونگٹے کھڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کرونے والی آواز لگتی۔ سرکٹے کے سر نے یہی سمجھا کہ یہ قبروں کے آسیب ہیں، لیکن ایک عورت کے رونے کی دور قریب آتے آتے اس قبر کے پاس آکر رک گئی جس میں سرکٹے کا سر دفن تھا۔ ایک منٹ بعد باقی ساری آوازیں غائب ہوگئیں۔ اچانک عورت کی آواز ایک بار پھر بلند ہوئی۔ ب کوئی عورت بڑی ڈراؤنی آواز میں کسی کو کراہتے ہوئے بلا رہی تھی۔

اپنی دنیا چھوڑ کر میری دنیا میں آجا اپنی دنیا چھوڑ کر میرے پاس آجا۔ آجا۔ آجا۔"

اس آواز میں اتنی دہشت تھی کہ سر کے رونگٹے کھڑے ہوگئے حالانکہ وہ خود ایک آسیبی انسان تھا مگر وہ بھی دہشت زدہ ہوگیا۔ آواز ایک تھی جیسے کسی کا گلا بیٹھ گیا ہو۔ سرکٹے کے سر نے محسوس کیا کہ کوئی بھاری قدموں سے قبر کے اوپر چل رہا ہے۔ قبر کی چھت پر سے مٹی سرکٹے کے سر پر گرنے لگی۔ وہ چپ سادھے پڑا رہا۔ عورت کی آواز نے اچانک ایک ڈراؤنی چیخ مار کر کہا۔

"میں کل رات پھر آؤں گی، میں تجھے لے جانے کے لئے آؤں گی اپنی دنیا چھوڑ کر میرے پاس آجا۔ آجا۔ آجا۔"

ڈراؤنی آواز آہستہ آہستہ دور ہوتے ہوتے غائب ہوگئی۔ سرکٹے کا س قبر کے اندر پڑا سوچنے لگا۔ خدا جانے اب کیا ہونے والا ہے۔ خدا جانے کونسی بلا ہے جو کل رات کو پھر آنے کا کہہ کر چلی گئی ہے، اس آنکھیں بند کرلیں۔



سرکٹے کے سر کو ہم تھوڑی دیر کے لئے پرانی قبر کے اندر چھوڑ کر اپنے دوستوں نسطور، زکوٹا اور کامنی ناگن کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہیں۔

دوستو! آپ کو یاد ہوگا کہ نسطور، زکوٹا اور کامنی ناگن سری لنکا کے راجہ کی بیٹی کو اس کے شاہی محل میں پہنچانے کے بعد راجہ کے سمندری جہاز میں سوار ہوکر کالے جادوگر سے مقابلہ کرنے کے لئے نکل پڑے تھے۔ ان کا سمندری جہاز چھوٹا تھا اور بادبانوں میں ہوا بھرنے سے چلتا تھا۔ اس زمانے میں ایسے ہی جہاز ہوا کرتے تھے جنہیں ہوا چلاتی تھی، اگر سمندر میں کسی جگہ ہوا رک جاتی تو جہاز بھی رک جاتے تھے اور جب تک ہوا دوبارہ نہیں چلتی تھی رکے رہتے تھے۔ نسطور زکوٹا اور کامنی ناگن اپنے چھوٹے سے بادبانی جہاز میں سفر کررہے تھے کہ کھلے سمندر میں ایک جگہ ہوا اچانک رک گئی۔ ہوا رک جانے سے جہاز بھی رک گیا۔ نسطور نے کھلے سمندر پر ایک نگاہ ڈالی اور کہا۔

"زکوٹا! ہوا کہیں بھی نہیں ہے۔ سارا سمندر پرسکون ہوگیا ہے۔"

زکوٹا اور کامنی نے بھی دور تک پھیلے ہوئے سمندر پر نگاہ ڈالی جس کی سطح پر کوئی لہر بلند نہیں ہورہی تھی۔ زکوٹا نے کہا۔

"نسطور بھائی! کیوں نہ ہم ہوا میں خود اڑ کر سفر کرنا شروع کردیں۔"

نسطور بولا۔

"ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے کہ ہم کس طرف جارہے ہیں۔ ہوا چلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



گی تو ہمارا جہاز کسی نہ کسی بندرگاہ پر پہنچے گا' تب معلوم ہوگا کہ ہم کس ملک میں آئے ہیں۔"

کامنی ناگن نے بھی نسطور کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ ہماری طاقتیں ہمیں واپس مل چکی ہیں مگر خواہ مخواہ اپنی طاقت کو ضائع کرنا بھی درست نہیں اور پھر جب کہ ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہم کہاں پر ہیں۔"

سمندری جہاز بالکل ساکن ہوکر کھڑا تھا۔ بادبانوں میں سے ہوا نکل ہوئی تھی اور وہ نیچے جھکے ہوئے تھے۔ نسطور بولا۔

"ٹھیک ہے دوستو! ہم دو دن تک انتظار کرتے ہیں۔ اگر دو دن تک ہوا نہ چلی تو پھر ہم خدا کا نام لے کر خود ہوا میں اڑ کر سفر کرنا شروع کر دیں گے۔"

سمندری جہاز کی نچلی منزل میں ایک چھوٹا سا کیبن یعنی کمرہ بنا ہوا تھا جس میں بستر لگا تھا۔ یہاں کامنی رات کو سوتی تھی' زکوٹا اور نسطور ساتھ والے کیبن میں سوتے تھے۔ دن کے وقت وہ تینوں جہاز کے اوپر عرشے یعنی جہاز کے ڈیک پر آکر بیٹھے کالے جادوگر اور لاہور شہر کے بارے میں بل بتوڑی اور حامون جادوگر کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ زکوٹا کہنے لگا۔

"اس بار ہمیں کالے جادوگر کی نگری میں پہنچ کر اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کرنا ہوگا تاکہ اس کی چڑیلیں اور بھوت دنیا کو کبھی کوئی



نقصان نہ پہنچا سکیں۔"

نسطور بولا۔

"فکر نہ کرو' اس دفعہ کالا جادوگر ہم سے بچ کر کہیں نہیں جا سکے گا۔ ہماری ساری طاقت ہمارے پاس موجود ہے۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"مجھے تو نیند آرہی ہے۔ میں نیچے اپنے کیبن میں جاکر آرام کرتی ہوں۔"

کامنی ناگن اٹھ کر نیچے اپنے کیبن میں آکر بستر پر لیٹ گئی' کھانے پینے کی انہیں کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔ نیند کی بھی انہیں پروا نہیں تھی۔ وہ جب چاہے سو جاتے تھے' جب چاہے اٹھ جاتے تھے۔ کامنی ناگن نے سونا چاہا اور وہ آنکھیں بند کرکے اسی وقت سو گئی۔ نسطور اور زکوٹا شام تک جہاز کے ڈیک پر بیٹھے باتیں کرتے اور کالے جادوگر کے محل پر قبضہ کرکے اسے تباہ کرنے کے پروگرام بناتے رہے۔

پھر سورج سمندر میں غروب ہوگیا۔ چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ نسطور نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہم بھی نیچے چل کر تھوڑی دیر آرام کرتے ہیں' یہاں کب تک بیٹھے رہیں گے۔"

وہ بھی نیچے اپنے کیبن میں آگئے۔

رات گہری ہوتی گئی۔ جہاز کھلے سمندر میں ساحل سے سینکڑوں میل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دور بالکل ساکت اور خاموش کھڑا تھا، کسی پرندے کی بھی کوئی آواز نہ آتی تھی۔ سمندر میں اتنی دور پرندے بھی نہیں آتے۔ نسطور لیٹ گیا اور بولا۔

"زکوٹا! میں تھوڑی دیر کے لئے سوجاتا ہوں، تم جاگتے رہنا۔ اگر باہر ہوا چلے تو مجھے جگادینا۔ ہم بادبان کھول کر اسے چلادیں گے۔"

زکوٹا نے کہا۔

"ہاں نسطور بھائی! تم سوجاؤ۔ میں جاگ رہا ہوں۔"

نسطور نے آنکھیں بند کرلیں اور آنکھیں بند کرتے ہی وہ بھی ایک دم سے نیند کی دنیا میں پہنچ گیا۔ زکوٹا جاگ رہا تھا اور پروگرام بنارہا تھا کہ اس بار وہ محل میں جاتے ہی کالے جادوگر کو گردن سے دبوچ لے گا اور اس وقت چھوڑے گا جب کالے جادوگر کی جان نکل جائے گی۔

اچانک زکوٹا کو ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی جہاز کے عرشے یعنی ڈیک پر دبے پاؤں چل رہا ہے۔ اس نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی۔ آواز آنی بند ہوگئی تھی۔ زکوٹا نے اسے اپنا وہم سمجھا اور دوبارہ کالے جادوگر، شیطان جادوگر کو ختم کرنے کی ترکیبیں سوچنے لگا۔

ایک بار پھر وہی قدموں کی چاپ سنائی دی۔ زکوٹا نے سوچنا بند کردیا اور کان لگا کر سنا۔ آواز پھر بند ہوگئی۔ پھر گہری خاموشی چھاگئی۔ زکوٹا نے سوچا کہ میں بھی تھوڑی دیر کے لئے کمر سیدھی کرلیتا ہوں، اور تو کوئی کام بھی نہیں تھا۔ زکوٹا نے ٹانگیں پھیلائی ہی تھیں کہ اوپر ڈیک پر سے ایسی



آواز آئی جیسے کوئی چیز گری ہو۔ زکوٹا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آواز ایک بار پھر سنائی دی، ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی لکڑی کا ڈنڈا کسی شے سے ٹکرا رہا ہے۔

زکوٹا کو خیال آیا کہ شاید سمندر میں ہوا چلنے لگی ہے اور یہ کوئی بانس ہوا میں دوسرے بانس سے ٹکرا رہا ہے۔ زکوٹا نسطور کو جگانے لگا۔ پھر یہ سوچ کر رک گیا کہ پہلے میں اوپر جاکر پتہ کرتا ہوں، اگر ہوا چل پڑی ہوگی تو نیچے آکر نسطور کو جگادوں گا۔ زکوٹا کیبن سے نکلا۔ لکڑی کی چھ سات سیڑھیاں چڑھ کر جہاز کے ڈیک پر آگیا۔ جہاز اگرچہ پرسکون سمندر میں کھڑا تھا، لیکن چونکہ لنگر نہیں پھینکا گیا تھا اس لئے وہ سمندر میں آہستہ آہستہ دائیں بائیں ڈول رہا تھا۔ ڈیک پر اندھیرا تھا۔ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ ان کی بڑی دھندلی روشنی میں جہاز پر رکھے ہوئے لکڑی کے ڈرم اور کھوکھے سایوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ ہوا بالکل بند تھی۔ بادبان سکڑ کر بڑے بانس کے ساتھ لگے تھے، زکوٹا حیران ہوا کہ اگر ہوا نہیں چل رہی تو پھر اوپر کھڑاک کس چیز کا ہورہا تھا۔ وہ ڈیک پر چل کر ایک سرے سے دوسرے سرے تک گیا۔ وہاں کوئی شے بھی ہل نہیں رہی تھی۔ اس نے جھانک کر سمندر میں دیکھا۔ سمندر میں آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کا عکس بھی بالکل ساکت تھا۔ زکوٹا یہی سمجھا کہ یہ محض اس کا وہم تھا۔

وہ نیچے اپنے کیبن میں جانے کے لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسے غرغراہٹ ایسی آواز سنائی دی۔ وہ وہیں رک گیا، اس نے پلٹ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دیکھا تو اسے کسی کا سایہ جہاز کے جنگلے کی دوسری جانب سمندر کی طرف سے اوپر آتا نظر آتا۔ وہ سائے کی طرف بڑھا۔ سایہ ایک دم غائب ہوگیا۔ زکوٹا جن تھا' اس کے ڈر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ وہ جنگلے پر جھک کر نیچے دیکھنے لگا۔ نیچے سمندر میں کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ سرہلا کر اپنے آپ سے بولا۔

"زکوٹا! آج تمہارا دماغ بھی خراب ہوگیا ہے' تمہیں یونہی آوازیں سنائی دے رہی ہیں' سائے نظر آرہے ہیں۔ شاید یہ ہوا کے بند ہوجانے کا اثر ہے۔ چلو نیچے چل کر تم بھی تھوڑی دیر کے لئے سوجاؤ۔"

زکوٹا سرہلاتے ہوئے ایک بار پھر سیڑھیوں کی طرف چل پڑا' ابھی وہ سیڑھیوں والے چھوٹے سے دروازے کے پاس ہی پہنچا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔

"زکوٹا بھائی مجھے بچاؤ۔ میں سمندر میں گر پڑی ہوں۔"

یہ کامنی ناگن کی آواز تھی۔ زکوٹا آواز سن کر گھبرا گیا۔ اس نے یہ بھی نہ سوچا کہ کامنی ناگن تو اپنے کیبن میں سو رہی ہے' وہ سمندر میں کہاں سے گرے گی۔ بس اپنی بہن کی آواز سن کر وہ بے اختیار جہاز کے جنگلے کی طرف دوڑا۔

"کامنی بہن! تم کہاں ہوں۔"

جونہی زکوٹا جنگلے پر جھکا پیچھے سے کسی نے اسے دھکا دیا اور وہ سمندر میں گر گیا۔ سمندر میں گرتے ہی ایک بہت بڑے کالے سانپ نے اس کو



لپیٹ کر قابو کرلیا اور اسے سمندر میں تیزی سے ایک طرف کھینچتا ہوا لے گیا۔ زکوٹا فوراً سمجھ گیا کہ وہ کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے اور یہ کوئی بدروح تھی جس نے کامنی کی آواز نکال کر اسے اپنے جال میں پھنسا لیا ہے۔ زکوٹا کے پاس پوری طاقت موجود تھی۔ اس نے زور سے زیبی نوف کا نعرہ لگانا چاہا تاکہ غائب ہوجائے' مگر یہ دیکھ کر اس پر خوف سا طاری ہوگیا کہ اس کے نعرے کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اس نے ایک بار پھر نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

مگر اس بار بھی کوئی اثر نہ ہوا' سانپ نے اس کی گردن میں بل ڈال رکھے تھے اور بڑی تیزی سے سمندر میں اسے ایک طرف کھینچے لئے جارہا تھا۔ زکوٹا نے ایک خاص منتر پڑھ کر پھونکا۔ یہ کوہ قاف کے شاہ جنات کا منتر تھا جس کے بارے میں شاہ جنات نے اسے کہا تھا کہ جب تم چاروں طرف سے مایوس ہوجاؤ تو اس منتر کو پڑھ کر پھونکنا۔ تم مشکل سے نکل جاؤ گے۔ زکوٹا نے منتر پڑھ کر پھونکا' مگر اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ زکوٹا نے بلند آواز میں کہا۔

"یااللہ! اب تو ہی میرا مددگار ہے۔ اب تو ہی میری مدد فرما۔"

سانپ کا منہ سمندر سے اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور اس کے منہ سے پھنکاریں نکل رہی تھیں۔ وہ سمندر کی سطح پر اتنی تیز جارہا تھا کہ زکوٹا نے چہرہ گھما کر دیکھا تو اسے سمندر میں کھڑا اپنا سمندری جہاز کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ زکوٹا سوچنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



یا اللہ! یہ میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ یہ کونسی بلا ہے کہ جس نے میری ساری طاقت ختم کردی ہے۔

جس طرف کالا سانپ زکوٹا کو کھینچے لئے جارہا تھا' اس طرف زکوٹا نے دیکھا کہ ایک سیاہ دھبہ نمودار ہوگیا ہے۔ یہ دھبہ پھیلتا جارہا تھا۔ پھر وہ ایک بہت بڑے پہاڑ کی شکل میں سامنے آگیا۔ یہ کوئی سمندری جزیرہ تھا جس کا یہ پہاڑ آسمان سے باتیں کررہا تھا۔ جزیرے کے ساحل پر ایسی روشنی چمکی جیسے کسی نے روشن کرکے بجھادی ہو۔

سانپ زکوٹا کو جکڑے جزیرے کے ساحل کی طرف بڑھنے لگا' ساحل پر اچانک آگ جلنے لگی' جیسے کسی نے الاؤ روشن کردیا ہو۔ سانپ گھسیٹ کر زکوٹا کو اپنے ساتھ جزیرے پر کھینچ لایا۔ سانپ نے زکوٹا کو اس طرح جکڑا ہوا تھا کہ وہ کھڑا نہیں ہوسکتا تھا۔ ویسے بھی اس کی طاقت ختم ہوچکی تھی۔ سانپ زمین پر رینگتا ہوا جہاں آگ کا الاؤ روشن تھا' اس طرف چلنے لگا۔ زکوٹا بھی زمین پر سانپ کے ساتھ گھسیٹتا ہوا جارہا تھا۔

الاؤ کے پاس پہنچ کر سانپ رک گیا۔ اس نے منہ سے سیٹی کی آواز نکالی۔ سامنے پہاڑی غار میں سے ایک بہت بڑا اژدھا نکلا۔ اس کی آنکھیں الاؤ کی روشنی میں بجلی کے بلب کی طرح جل رہی تھیں۔ اس کے نتھنوں سے سفید بھاپ نکل رہی تھی۔ وہ رینگتا ہوا زکوٹا کے پاس آیا' اپنا منہ کھولا اور زکوٹا کو اپنے منہ میں لے کر اٹھالیا۔ پھر وہ پہاڑ کے غار کی طرف مڑا اور رینگنے لگا۔ زکوٹا کے جسم کے ساتھ اژدھا کے نتھنوں کی گرم بھاپ



ٹکرا رہی تھی۔ پہلے زکوٹا پر آگ وغیرہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا مگر اب چونکہ اس کی طاقت ختم ہوچکی تھی اس لئے اسے گرم گرم بھاپ محسوس ہورہی تھی۔

اژدھا غار میں داخل ہوگیا۔ غار میں کہیں کہیں دیوار کے طاقوں میں چراغ جل رہے تھے اور ہلکی ہلکی روشنی ہورہی تھی۔ زکوٹا نے غور سے دیکھا کہ چراغ سانپوں کی کھوپڑیاں ہیں جن میں تیل ڈال کر جلایا گیا ہے۔ غار کی دیواروں پر بھی سانپ رینگ رہے تھے۔ چھت کے ساتھ بھی سانپ لٹک رہے تھے' مگر ان سارے سانپوں کا رنگ سمندر کی طرح نیلا تھا۔ غار ایک طرف کو گھوم گیا تھا۔ اژدھا بھی وہاں گھوم گیا۔ جہاں غار ختم ہوا وہاں چوڑی سیڑھیاں نیچے اترتی تھیں۔ اژدھا نیچے اتر گیا۔

یہاں ایک کشادہ ہال کمرہ تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک تخت بچھا تھا۔ تخت کی دونوں جانب دو اژدھا کنڈلی مار بیٹھے تھے۔ تخت کے اوپر ایک بے حد کالے رنگ کا سانپ جس کے چار منہ تھے' کنڈل مار کر بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے ایک انسان کی لاش پڑی تھی۔ انسان کا پیٹ کھلا ہوا تھا۔ سانپ اس کے پیٹ میں سے گوشت توڑ توڑ کر کھارہا تھا۔ سانپ کے چاروں منہ دھڑا دھڑ مردہ انسان کا گوشت ہڑپ کررہے تھے۔

اژدھا نے زکوٹا کو تخت کے آگے لے جاکر فرش پر ڈال دیا۔ زکوٹا بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھال کر اٹھا۔ اسے اپنے جسم میں بے حد کمزوری محسوس ہورہی تھی۔ تخت پر بیٹھے ہوئے سیاہ کالے چار مونہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سانپ نے مردہ انسان کا گوشت کھانا بند کردیا۔ سانپ کے چاروں منہ زکوٹا کی طرف تھے۔ ان کی لال لال آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ ایک درمیان والا منہ سب سے بڑا تھا۔ اس منہ میں سے ایک پھنکار کی آواز نکلی اور پھر زکوٹا کو سانپ عورت کی بھاری ڈراؤنی آواز سنائی دی۔ یہ آواز انسانی آواز نہیں تھی، بلکہ سانپ کی پھنکار سے ملتی جلتی آواز تھی۔ زکوٹا اس آواز کے معنی سمجھ رہا تھا۔ یہ اس سانپ عورت کے طلسم کی وجہ سے تھا کہ وہ اس کی زبان سمجھ سکتا تھا۔ سانپ عورت کہہ رہی تھی۔

"زکوٹا تمہاری ساری طاقت اس وقت میرے قبضے میں ہے۔ اب تو میرا غلام ہے، جو تجھے حکم دوں گی تجھے وہی کرنا ہوگا۔"

زکوٹا نے اپنی زبان میں کہا۔

"سانپ عورت! تم نے اپنے جادو کے زور سے میری طاقت ضرور اپنے قبضے میں کرلی ہے، مگر میرا دماغ اپنے قبضے میں نہیں کیا۔ میں تمہارا کوئی حکم نہیں مانوں گا۔"

سانپ عورت نے ایک ایسی پھنکار ماری کہ اژدھا اور پیچھے کنڈلی مار کر بیٹھے محافظ سانپ بھی لرز اٹھے، مگر زکوٹا پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے بھی اتنی ہی زور سے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

مگر افسوس کہ اب اس نعرے میں کوئی اثر نہیں رہا تھا۔ سانپ عورت کے چاروں منہ پھنکاریں مارنے لگے۔ اس کے سب سے بڑے منہ میں



سے ایک تیز شعاع نکل کر بجلی کی طرح زکوٹا کے ماتھے سے ٹکرائی اور وہ چکرا کر گر پڑا۔ وہ بے ہوش ہوچکا تھا۔ سانپ عورت نے اژدھے کی طرف اشارہ کیا۔ اژدھے نے اپنا منہ زکوٹا کے قریب لے جاکر زور سے سانس چھوڑا۔ زکوٹا کو ہوش آگیا، چار منہ والی سانپ عورت نے سانپوں کی زبان میں زکوٹا کو حکم دیا۔

"زکوٹا! اٹھ کر کھڑے ہوجاؤ۔"

زکوٹا ایک دم اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ زکوٹا کی یادداشت غائب ہوچکی تھی۔ اب اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ نسطور کون ہے اور کامنی ناگن کون ہے، اسے یہ بھی یاد نہیں تھا کہ وہ خود کوہ قاف کا نیک دل جن زکوٹا ہے اور نسطور اور کامنی ناگن کے ساتھ سمندری جہاز پر سفر کررہا تھا۔ وہ سب کچھ بھول گیا تھا، اسے صرف اتنا ہی یاد تھا کہ وہ سانپ عورت کا غلام ہے اور اس کے ہر حکم کا پابند ہے۔ اس نے سر جھکا کر کہا۔

"سانپوں کی ملکہ کیا حکم ہے۔ میں آپ کا غلام ہوں۔"

سانپ عورت خوشی سے گردن لہرانے لگی۔ اس نے زکوٹا سے کہا۔

"سمندر میں ایک جہاز کھڑا ہے۔ اژدھا تمہیں اس جہاز پر لے جائے گا۔ جہاز کے کیبن میں نسطور اور کامنی ناگن موجود ہیں۔ وہ تمہیں زکوٹا کے نام سے پکاریں گے۔ وہ تمہیں اپنا دوست ظاہر کریں گے، تم بھی انہیں یہی ظاہر کرنا کہ تمہارا نام زکوٹا ہے اور تم ان کے دوست ہو۔"

زکوٹا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"جو حکم سانپوں کی ملکہ، مگر مجھے کیا کام کرنا ہوگا؟"

سانپ عورت بولی۔

"تمہارا کام یہ ہے کہ تم کامئی ناگن نامی لڑکی کو کسی طرح جگا کر جہاز کے اوپر لاؤ گے اور پھر موقع پا کر اسے سمندر میں دھکا دے دو گے اس کے بعد تم خود بھی چھلانگ لگا دو گے۔ سمندر میں میرا اژدھا پہلے سے موجود ہوگا۔ وہ تم دونوں کو میرے پاس پہنچا دے گا۔ مجھے کامئی ناگن کو ہر حالت میں پکڑنا ہے اور یہ کام صرف تم ہی کر سکتے ہو۔ وہ اتنی چالاک لڑکی ہے کہ کسی کے کہنے پر جہاز کے اوپر نہیں آئے گی۔"

زکوٹا جو اپنی یادداشت بھول چکا تھا سر جھکا کر بولا۔

"سانپوں کی ملکہ! میں کامئی ناگن لڑکی کو آپ کے پاس ہر حالت میں پکڑ کر لے آؤں گا۔ آپ کا حکم بجا لانا میرا فرض ہے۔"

سانپ عورت نے اژدھا کی طرف دیکھ کر حکم دیا۔

"جاؤ۔ زکوٹا کو جہاز کی طرف لے جاؤ۔"

اژدھا نے اسی وقت زکوٹا کو منہ میں لینے کی بجائے اپنی گردن پر بٹھالیا، اور سیڑھیاں چڑھ کر غار میں سے ہوتا ہوا سمندر میں اتر گیا۔ آسمان پر تارے اسی طرح چمک رہے تھے۔ رات کی خاموشی چاروں طرف چھائی ہوئی تھی۔ ہوا بالکل بند تھی۔ سمندر ساکن تھا، سمندر میں کوئی لہر نہیں اٹھ رہی تھی۔ اژدھا سمندر میں اترتے ہی پوری رفتار کے ساتھ سمندری جہاز کی طرف روانہ ہوگیا۔



زکوٹا اژدھا کی گردن پر بیٹھا تھا۔ اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔ دماغ میں صرف ایک ہی خیال تھا کہ جہاز پر جا کر اسے کامئی ناگن کو اٹھا کر کسی طرح جہاز کے اوپر لانا ہے اور پھر اسے سمندر میں دھکا دے دینا ہے۔

اژدھا تیزی سے سمندر کو چیرتا ہوا راتوں رات سمندری جہاز کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے زکوٹا کو اندھیرے میں جہاز کے جنگلے کی دوسری طرف ڈیک پر اتارا اور سانپوں کی زبان میں کہا۔

"لڑکی کو لے کر جنگلے پر آؤ۔ اسے سمندر میں گرا دو، اس کے بعد خود بھی چھلانگ لگا دینا۔ اب جاؤ، دیر نہ کرو، سورج نکلنے سے پہلے پہلے ہمیں واپس پہنچ جانا چاہئے۔"

زکوٹا نے کہا۔

"جو حکم میرے آقا۔"

اژدھا خاموشی سے سمندر میں اتر کر جہاز کے ساتھ چمٹ گیا۔ زکوٹا رات کی تاریکی میں جہاز کے ڈیک پر کچھ دیر کھڑا رہا، وہ کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسے کچھ بھی یاد نہیں آرہا تھا۔ اس پر سانپ عورت کے طلسم کا بڑا زبردست اثر ہوچکا تھا۔ اسے اتنا ہی یاد تھا کہ اس جہاز کے اندر کیبن میں ایک لڑکی سو رہی ہے جس کا نام کامئی ناگن ہے۔ اسے جہاز کے ڈیک پر لا کر جنگلے میں سے نیچے سمندر میں گرا دینا ہے۔

زکوٹا سیڑھیوں کی طرف چلا۔ وہ سیڑھیاں اتر کر پہلے کیبن میں آیا، اس نے دیکھا کہ ایک لمبا آدمی سو رہا ہے۔ اس نے جھک کر دیکھا۔ یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کامنی ناگن نہیں تھی۔ یہ نسطور تھا جو ابھی تک سویا ہوا تھا۔ زکوٹا آہستہ سے قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔ وہ دوسرے کیبن میں گیا' یہاں کامنی ناگن سو رہی تھی۔ زکوٹا اس کے قریب جاکر کھڑا ہوگیا۔ پھر اس کے کانوں میں جیسے سانپ عورت کی پھنکار والی آواز آئی۔

"یہ کامنی ناگن ہے۔ تمہیں جو حکم ملا ہے اس پر عمل کرو۔"

زکوٹا نے آہستہ سے کامنی ناگن کو بازو سے ہلایا۔ کامنی ناگن جلدی سے اٹھ بیٹھی۔ اس نے شمع کی دھندلی روشنی میں زکوٹا کو دیکھا جو اس کے پاس کھڑا اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔ کامنی ناگن کو زکوٹا کچھ بدلا بدلا سا دکھائی دیا' مگر اس نے کوئی خیال نہ کیا۔ وہ یہی سمجھی کہ زکوٹا شاید کسی بات سے پریشان ہے۔ اس نے زکوٹا سے پوچھا۔

"زکوٹا بھائی کیا بات ہے۔ تم کچھ پریشان دکھائی دیتے ہو؟"

زکوٹا نے کہا۔

"کامنی! میرے ساتھ اوپر آؤ' میں نے اوپر ایک عجیب سایہ حرکت کرتا دیکھا ہے۔"

کامنی ناگن فوراً بستر پر سے اٹھی اور اس کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ کر جہاز کے عرشے پر آگئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کہاں سایہ دیکھا تھا تم نے زکوٹا؟"

زکوٹا نے جہاز کے جنگلے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"اس طرف' میرے ساتھ آؤ۔"



وہ کامنی ناگن کو لے کر جنگلے کے پاس آگیا۔ پھر کامنی سے کہا۔

"نیچے دیکھو' وہ دیکھو' وہ کیا چیز ہے؟"

کامنی ناگن کو زکوٹا پر بھلا کیسے شک ہو سکتا تھا۔ وہ جنگلے پر جھک کر نیچے دیکھنے لگی' جیسے ہی وہ جھکی زکوٹا نے پیچھے سے اسے دھکا دے کر سمندر میں گرا دیا۔ سمندر میں گرتے ہی اژدھا نے اسے اپنے منہ میں اٹھا لیا۔ اژدھا کے منہ میں آتے ہی کامنی ناگن کی طاقت ختم ہوگئی اور وہ بے ہوش ہوگئی۔

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# زکوٹا اژدھا کے منہ میں

زکوٹا نے بھی سمندر میں چھلانگ لگا دی تھی۔

وہ اژدھا کی گردن پر بیٹھ گیا۔ کامنی ناگن بے ہوشی کی حالت میں اژدھا کے منہ میں تھی۔ اژدھا بجلی ایسی تیزی کے ساتھ سمندر میں پراسرار سانپ عورت کے جزیرے کی طرف تیرتا چلا جارہا تھا۔ اس نے کامنی ناگن کو جزیرے پر پہنچتے ہی سانپ عورت کے سامنے ڈال دیا۔ چار منہ والی سانپ عورت نے کامنی ناگن کو دیکھا تو خوشی سے چیخ مار کر سانپوں کی زبان میں کہا۔

"اب میں شیش ناگ کو ختم کرکے اس کی زمین کے نیچے سانپوں کی سلطنت پر قبضہ کرسکوں گی۔"

اس کے ساتھ ہی سانپ عورت کی آنکھوں سے تیز روشنی نکل کر بے ہوش کامنی ناگن کے چہرے پر پڑی۔ اس روشنی نے کامنی کے دماغ پر بھی وہی اثر کیا جو اثر زکوٹا کے دماغ پر ہوا تھا۔ کامنی ناگن کی بھی یادداشت غائب ہوگئی۔ سانپ عورت نے کامنی ناگن سے کہا۔



"تم کون ہو؟"

کامنی ناگن نے سر جھکا دیا اور بولی۔

"میں تمہاری غلام ہوں ناگن ملکہ!"

سانپ عورت نے خوش ہو کر ایک پھنکار ماری اور اژدھا سے کہا۔

"زکوٹا کو اس کے تہہ خانے میں لے جاؤ۔"

اژدھا نے زکوٹا کو منہ میں اٹھایا اور اس کے تہہ خانے کی طرف لے گیا۔ کامنی نے زکوٹا کو دیکھا مگر اسے بالکل نہیں پہچانا کہ یہ زکوٹا ہے۔ کامنی کی یادداشت ختم ہو چکی تھی۔ اسے اپنا نام بھی یاد نہیں رہا تھا۔ تب سانپ عورت نے کامنی کی طرف گھور کر دیکھا اور سانپوں کی زبان میں کہا۔

"سنو! تمہارا نام کامنی ہے۔ کیا نام ہے تمہارا؟"

کامنی نے ادب سے سر جھکا کر کہا۔

"میرا نام کامنی ہے ناگن ملکہ!"

سانپ عورت کو تسلی ہوگئی کہ اس کے طلسم نے پورا پورا اثر کیا ہے۔ اس نے کامنی سے کہا۔

"سنو کامنی! میں سمندر کے سانپوں کی ملکہ ہوں۔ سمندر میں جتنے سانپ ہیں وہ میری رعایا ہیں۔ میرا ان پر حکم چلتا ہے' ایک زمین کے اندر والے سانپوں کا راجہ ہے۔" اس کا نام شیش ناگ ہے۔ شیش ناگ میرا دشمن ہے۔ میں اسے ہلاک کرکے اس کی سلطنت پر قبضہ کرنا چاہتی ہوں تاکہ زمین کے نیچے جو سانپوں کی مخلوق ہے ان پر میری حکومت قائم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہو جائے، مگر شیش ناگ مجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ اس کے پاس مجھ سے زیادہ جادو ہے، لیکن شیش ناگ کی طاقت کا راز اس کی انگوٹھی میں ہے جس پر سانپ کی شکل بنی ہوئی ہے۔ یہ انگوٹھی شیش ناگ کسی کو نہیں دیتا۔ ہر وقت اپنی انگلی میں پہنے رکھتا ہے، مگر تم اس کی دیوداسی ہو۔ وہ تم سے بڑی محبت کرتا ہے، تم اس کے پاس جاؤ گی اور اس سے کسی طرح اس کی انگوٹھی اتروالو گی، یونہی انگوٹھی تمہارے قبضے میں آئے گی میرا جادو تمہیں غائب کر کے یہاں لے آئے گا۔ جب تک انگوٹھی شیش ناگ کی انگلی میں رہے گی میرا جادو وہاں نہیں چل سکے گا، کیا تم یہ کام کر لو گی۔"

کامنی نے کہا۔

"ہاں ناگن ملکہ! میں تمہارا حکم مانوں گی، میں تمہاری کنیز ہوں۔ میں شیش ناگ سے کسی نہ کسی طرح انگوٹھی حاصل کر کے رہوں گی۔"

سانپ عورت کے حلق سے پھنکار نکلی۔

"شاباش! تمہارے ساتھ میرا ایک خاص نیلا سانپ بھی جائے گا۔ یہ سانپ تم اپنی قمیض کے اندر چھپالو گی۔ یہ تمہیں شیش ناگ کے دربار تک پہنچا دے گا۔ یہ تمہیں راستہ دکھائے گا۔"

سانپ عورت نے اپنے بڑے منہ سے زبان نکال کر اشارہ کیا، اسی وقت اس کے تخت کے نیچے سے ایک نیلا سانپ پھنکارتا ہوا نکلا اور سانپ عورت کے سامنے سر جھکا کر اپنی زبان میں بولا۔

"میں حاضر ہوں ناگن ملکہ۔"



سانپ عورت نے کہا۔

"تم کامنی کے ساتھ جاؤ گے اور اسے زمین کے اندر شیش ناگ کے محل کا راستہ دکھاؤ گے۔"

نیلے سانپ نے کہا۔

"جو حکم ناگن ملکہ۔"

سانپ عورت جانتی تھی کہ کامنی اپنی یادداشت کھو بیٹھی ہے اور اب وہ شیش ناگ کے زمین دوز محل کا راستہ بھی بھول چکی ہے، اسی لئے وہ نیلے سانپ کو اس کے ساتھ بھیج رہی تھی۔ اس بات کی سانپ عورت کو تسلی تھی کہ شیش ناگ کامنی کو دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ اس کی دیوداسی ہے۔ سانپ عورت نے پھنکار کر کہا۔

"تو جاؤ نیلے سانپ! کامنی کو شیش ناگ کے زمین دوز محل تک پہنچا دو۔"

نیلا سانپ چھلانگ لگا کر کامنی ناگن کے ہاتھوں میں آگیا۔ کامنی ناگن نے اسے اپنی قمیض کے اندر چھپالیا۔ سانپ نے اپنی گردن کامنی کی قمیض کے گریبان میں سے تھوڑی سی باہر نکال رکھی تھی۔ سانپ عورت کی آنکھوں سے نیلی روشنی کی تیز شعاع نکل کر کامنی پر پڑی۔ اس کا پورا جسم روشنی میں نیلا ہو گیا، پھر وہ غائب ہو گئی۔

جب کامنی دوبارہ ہوش میں آئی تو وہ سمندر کے نیچے ایک تاریک سرنگ میں کھڑی تھی۔ نیلا سانپ اس کے ساتھ ہی زمین سے پانچ فٹ اونچا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہوکر اپنی دم پر کھڑا تھا اور اس کا پھن پھیلا ہوا تھا۔ نیلے سانپ نے سانپوں کی زبان میں کامنی سے کہا۔

"کامنی! ناگن ملکہ کی کنیز! اس وقت ہم سمندر کے نیچے ایک ہزار فٹ کی گہرائی میں کھڑے ہیں' کیا تو بتا سکتی ہے یہاں سے شیش ناگ کے محل کو کونسا راستہ جاتا ہے۔"

کامنی کی اپنی یادداشت کھو چکی تھی۔ اسے صرف اتنا یاد تھا کہ وہ سانپ عورت یعنی سمندری سانپوں کی ملکہ کی غلام ہے اور اسے اس کے نیلے سانپ کا ہر حکم پورا کرنا ہے۔ کامنی نے سرنگ میں چاروں طرف منہ پھیر کر فضا کو سونگھا۔ پھر کہنے لگی۔

"اے نیلے سانپ! شیش ناگ کے محل کو راستہ بائیں طرف والی دیوار کے اندر سے جاتا ہے۔"

نیلے سانپ نے بائیں طرف منہ کر کے زور سے پھنکار دیوار پر پھینکی اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل کر دیوار پر گرے اور دیوار اپنی جگہ سے شق ہو گئی۔ کامنی آگے بڑھی' دیوار کی دوسری طرف بھی ایک چھوٹی سی سرنگ تھی۔ نیلا سانپ اور کامنی چھوٹی سرنگ میں چل پڑے۔ اس سرنگ کی چھت میں سے پانی ٹپک رہا تھا' کیونکہ اس کے اوپر سمندر تھا۔ کامنی کو سرنگ میں ایک طرف سے شیش ناگ کی خاص بو آ رہی تھی' وہ اسی بو کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ نیلے سانپ نے سرنگ کا موڑ مڑتے ہوئے کامنی سے پوچھا۔



"کامنی! کیا ہم ٹھیک راستے پر جا رہے ہیں؟"

کامنی نے جیسے خواب میں کسی سے بات کرتے ہیں' ایسے ہی کہا۔

"ہاں نیلے سانپ! مجھے شیش ناگ کی بو آ رہی ہے۔"

نیلا سانپ خوش ہو گیا اور کامنی کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ سرنگ تھوڑا آگے جا کر بند ہو گئی۔ نیلے سانپ نے حیرانی سے پوچھا۔

"سرنگ تو بند ہو گئی ہے کامنی؟"

کامنی کا چہرہ بالکل سپاٹ یعنی سنجیدہ تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے۔ وہ بالکل کسی مشینی کھلونے کی طرح بول رہی تھی اور کام کر رہی تھی' کہنے لگی۔

"نیلے سانپ! دیوار گرا دو۔"

نیلے سانپ نے پھنکار کا شعلہ دیوار پر پھینکا۔ یہ دیوار بھی شق ہو گئی۔ اب دوسری طرف ایک دالان تھا جس کے ستونوں کے ساتھ کالے اور نسواری رنگ کے سانپ چمٹے ہوئے رینگ رہے تھے۔ نیلا سانپ جانتا تھا کہ ان سانپوں نے اس کو ذرا بھی دیکھ لیا تو وہ اس کی تکہ بوٹی کر دیں گے۔ اس نے کامنی سے کہا۔

"میں غائب ہو کر تمہارے سر پر بیٹھنے لگا ہوں۔"

اور نیلام سانپ ایک دم غائب ہو کر کامنی کے سر کے بالوں میں کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ وہ سانپوں کی خاموش سرگوشیوں میں وہیں سے کامنی کو حکم دینے لگا۔ کامنی نے دھیمی سرگوشی میں کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"ہم شیش ناگ کے زمین دوز محل میں داخل ہو چکے ہیں۔ اب نہ پھنکار مارنا' نہ کوئی بات کرنا۔"

کامنی ناگن دالان میں آگے بڑھی تو ستون سے چمٹے ہوئے سانپوں نے خوش ہو کر پھنکاریں ماریں اور اپنی زبان میں کہا۔

"شیش ناگ کی دیوی کامنی ناگن کو خوش آمدید' اس کا آنا مبارک ہو۔"

کامنی ناگن نے مسکرا کر ہاتھ ہلاتے ہوئے ان کی زبان میں کہا۔

"مجھے یہاں آکر خوشی ہوتی ہے۔ یہ بتاؤ کہ شیش ناگ دیوتا کہاں ہوگا۔ مجھے اس کی بو دائیں جانب سے آرہی ہے۔"

ستون سے چمٹے ہوئے ایک سانپ نے گردن اٹھا کر کہا۔

"کامنی بہن! شیش ناگ دیوتا اس وقت دائیں جانب والے کمرے میں آرام کر رہا ہے' تم اسے وہیں جا کر مل سکتی ہو۔"

کامنی نے سانپ کا شکریہ ادا کیا اور دائیں جانب جو تنگ سیڑھیاں نیچے اترتی ہیں اس طرف آگئی۔ سیڑھیاں نیچے ایک عالی شان کمرے میں جاتی تھیں۔ کامنی کو کچھ کچھ یاد آرہا تھا کہ وہ یہاں ایک بار آچکی ہے۔ وہ کئی بار یہاں آچکی تھی مگر اس کی یادداشت پر سانپ عورت کے طلسم کا اثر تھا۔

کمرے میں دیواروں پر ریشمی پردے گرے ہوئے تھے۔ بڑے بڑے پرانے سانپ قطار باندھے کنڈلی مارے دونوں جانب بیٹھے تھے۔ درمیان میں



ایک تخت پر شیش ناگ دیوتا سنبل کے مخملیں سرہانے پر سر رکھے آرام کر رہا تھا۔ ایک ناگن رقص کر رہی تھی۔ شیش ناگ نے کامنی کو دیکھا تو فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس وقت وہ انسان کی شکل میں تھا۔ اس نے تالی بجا کر ناگن کا ڈانس بند کرا دیا اور کامنی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہماری دیوداسی کامنی کا ہمارے محل میں آنا مبارک ہو۔"

کامنی کے سر پر نیلا سانپ غیبی حالت میں کنڈلی مارے بیٹھا تھا' مگر وہ شیش ناگ کو اور اس کے کسی بھی بزرگ سانپ کو دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کی صرف ایک ہی وجہ تھی کہ سمندری ناگن کا طلسم زمین کے اندر کے سانپوں سے مختلف تھا۔

اگرچہ شیش ناگ جادوگری میں سانپ عورت سے بہت طاقتور تھا مگر سمندری سانپ مخلوق کو ان میں سے کوئی بھی دیکھ نہیں سکتا تھا اور نہ ہی انہیں یہ معلوم ہو سکتا تھا کہ کامنی ناگن پر سمندری مخلوق کی ملکہ سانپ عورت نے جادو کیا ہوا ہے۔

کامنی ناگن نے آگے بڑھ کر شیش ناگ کے قدموں کو چھوا اور کہا۔

"میرے دیوتا! مجھے آپ کی محبت یہاں کھینچ لائی ہے' میں صرف آپ کے درشن کرنے آئی ہوں۔ آپ سے ملے ایک عرصہ گزر گیا تھا۔"

شیش ناگ بڑا خوش ہوا' اس نے تالی بجا کر تمام بزرگ اور چھوٹے سانپوں کو کمرے سے رخصت کر دیا اور کامنی ناگن کو اپنے پاس تخت پر بٹھا لیا اور بڑے پیار سے بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"کامنی! ہمارا سارا محل تمہارے بغیر اداس تھا، کبھی کبھی ہم سے ملنے آجایا کرو۔"

کامنی نے کہا۔

"میں ضرور آیا کروں گی میرے دیوتا۔"

شیش ناگ نے بڑے غور سے کامنی کی آنکھوں میں دیکھا اور کہنے لگا۔

"کیا بات ہے کامنی! تمہاری آنکھوں میں وہ پہلے والی چمک نہیں ہے۔"

کامنی کے سر پر کنڈلی مار کر بیٹھا ہوا غیبی نیلا سانپ گھبرا گیا کہ کہیں ان کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے، مگر کامنی نے صورت حال کو سنبھال لیا۔ کہنے لگی

"اے میرے دیوتا! ایک جادوگرنی نے افریقہ کے جنگل میں میری آنکھوں میں طلسمی راکھ ڈال دی تھی، اگر تمہاری طاقت میرے ساتھ نہ ہوتی تو میری آنکھیں جل جاتیں۔ تب سے میری آنکھوں کی چمک جاتی رہی ہے۔"

شیش ناگ مسکرایا۔

"کامنی دیوی! میری طاقت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

اس دوران کامنی نے دیکھ لیا تھا کہ شیش ناگ نے اپنی انگلی میں وہ انگوٹھی ڈال رکھی ہے جس پر ہیرے موتی جڑے تھے اور جس میں شیش ناگ کی طاقت کا راز تھا۔ اس کے کانوں میں سانپ عورت کی پھنکار کے



ساتھ آواز آئی۔

"کامنی! تو میری غلام ہے۔ میں تجھے حکم دیتی ہوں کہ شیش ناگ سے اس کی انگوٹھی چھین کر میرے پاس لے آ۔"

کامنی پر چونکہ سانپ عورت کے زبردست طلسم کا اثر تھا اس لئے وہ مجبور تھی، وہ جو کچھ کر رہی تھی سانپ عورت کے زبردست طلسم کے اثر سے کر رہی تھی۔ اس نے بڑے پیار سے شیش ناگ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور انگوٹھی پر انگلی پھیرتے ہوئے بولی۔

"اے میرے شیش ناگ دیوتا! یہ انگوٹھی کتنی خوبصورت ہے، کیا یہ کوئی خاص انگوٹھی ہے۔"

شیش ناگ نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور کہا۔

"کامنی دیوی! یہ انگوٹھی خاص انگوٹھی ہے۔ اس میں میری طاقت کا راز ہے۔"

کامنی نے کہا۔

"شیش ناگ دیوتا! کیا میں تھوڑی دیر کے لئے یہ انگوٹھی پہن سکتی ہوں؟"

شیش ناگ نے کہا۔

"نہیں کامنی! یہ بات بڑی خطرناک ہے، میں نے انگوٹھی اتاری تو میں ایک عام سانپ کی طرح کمزور ہو جاؤں گا۔ میری طاقت جاتی رہے گی۔"

اس وقت کامنی کے کان میں سانپ عورت کی سرگوشی ہوئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"کامنی! میری غلام کامنی! انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن لے۔"

کامنی نے منہ دوسری طرف کرلیا اور کہنے لگی۔

"اس کا مطلب ہے کہ شیش ناگ کو اپنی دیوداسی پر اعتبار نہیں ہے۔"

شیش ناگ نے جلدی سے کامنی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کہا۔

"نہیں نہیں کامنی دیوداسی! ایسی بات نہیں ہے۔"

کامنی نے فوراً کہا۔

"تو پھر یہ انگوٹھی تھوڑی دیر کے لئے میری انگلی میں ڈال دیں۔ مجھے خوشی ہوگی۔ میں اس کے بعد انگوٹھی واپس کردوں گی۔"

شیش ناگ ایسا کرتے ہوئے ڈرتا تھا، مگر کامنی کچھ ایسی اداکاری کر رہی تھی کہ وہ مجبور ہوگیا۔ اس نے اپنی انگلی میں سے انگوٹھی اتار کر کامنی کی انگلی میں ڈال دی۔ کامنی نے شیش ناگ کی طرف دیکھا، اسے محسوس ہوا کہ انگوٹھی کے اتر جانے سے شیش ناگ دیوتا کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا اور اس کا چہرہ دھندلا سا ہوگیا تھا۔

عین اس وقت کامنی کے سر پر کنڈلی مار کر بیٹھے ہوئے سانپ نے زور سے پھنکار ماری اور کامنی نیلے سانپ سمیت غائب ہوگئی۔ شیش ناگ نے کامنی کو انگوٹھی کے ساتھ غائب ہوتے دیکھا تو چیخ مار کر بولا۔

"کامنی کوئی جادوگرنی تھی۔ محل کے سارے دروازے بند کردو۔ کامنی



کو پکڑو، آہ! میری طاقت ختم ہوگئی ہے، میں بے ہوش ہو رہا ہوں۔"

اور شیش ناگ تخت پر بے ہوش ہوکر گر پڑا۔

کامنی ناگن غائب ہونے کے بعد جب دوبارہ نمودار ہوئی تو وہ شیش ناگ کے زمین دوز محل سے ہزاروں میل دور سمندری سرنگ میں تھی اور نیلا سانپ اس کے ساتھ اپنی دم پر کھڑا تھا، نیلے سانپ نے کامنی سے کہا۔

"کامنی! تم نے ہماری ناگن ملکہ کے لئے وہ کام کیا ہے جو کوئی دوسرا سانپ نہیں کرسکتا تھا۔ تمہیں بڑا انعام ملے گا، آؤ ناگن ملکہ تمہارا انتظار کررہی ہے۔"

وہ سرنگوں میں سے گزرتے سانپ عورت کے محل میں داخل ہوگئے۔

کامنی ناگن کو دیکھتے ہی چار منہ والی سانپ عورت اپنے تخت سے اٹھ کھڑی ہوئی، اس نے کامنی کی طرف دیکھا اور خوش ہوکر بولی۔

"کامنی! شاباش! تم نے میرے دشمن شیش ناگ کو میرے قدموں میں ڈال دیا ہے لاؤ۔ اس کی انگوٹھی مجھے دے دو۔"

کامنی ایک مشینی عورت کی طرح آہستہ آہستہ سانپ عورت کے تخت کے پاس آئی اور شیش ناگ کی انگوٹھی تخت پر رکھ دی۔

سانپ عورت نے گردن نیچے کی اور اس کے بڑے سانپ منہ نے انگوٹھی کو اپنے منہ میں ڈال لیا۔

اس کے ساتھ ہی سانپ عورت نے خوشی کی ایک چیخ ماری۔ سارا محل لرز اٹھا، تمام نیلے سانپ سجدے میں گر پڑے۔ سانپ عورت نے جوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



میں آ کر کہا۔

"آج سے میں زمین کے اندر کی سلطنت کی بھی ملکہ ہوں، شیش ناگ میرا غلام ہے۔ میں سمندر اور زمینی مخلوق کی ملکہ بن گئی ہوں۔"

پھر اس نے اپنے چار نیلے سانپ بلائے اور انہیں حکم دیا۔

"جاؤ اور شیش ناگ کے محل پر قبضہ کر لو اور شیش ناگ کو اندھے کنوئیں والے تہہ خانے میں بند کر دو۔"

چار نیلے سانپ جن کے سروں پر بال اگے ہوئے تھے آگے بڑھے، سانپ عورت کو دیکھ کر جھک کر آداب کیا اور پھنکاریں مار کر غائب ہو گئے۔ وہ شیش ناگ کے محل پر قبضہ کرنے جا چکے تھے۔

سانپ عورت نے کامئی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"کامئی! میری غلام! ہم تم سے بہت خوش ہوئے ہیں۔"

اس نے نیلے سانپ سے کہا۔

"کامئی کو زکوٹا کے ساتھ والے تہہ خانے میں لے جاؤ۔ ہمیں جب ان دونوں میں سے کسی کی ضرورت ہوگی تو ہم اسے بلا لیا کریں گے۔"

نیلے سانپ نے کامئی کو ساتھ لیا اور زمین دوز سرنگ میں لے جا کر زکوٹا کے ساتھ والے تہہ خانے میں بند کر دیا۔ اب ایک تہہ خانے میں زکوٹا قید تھا جس کی یادداشت گم تھی اور دوسرے تہہ خانے میں کامئی بند تھی جسے کچھ یاد نہیں تھا کہ میں کون ہوں اور یہاں کیسے آ گئی ہوں۔

چاروں نیلے سانپ عورت کے حکم پر اپنی طلسمی طاقت کے زور پر



ایک منٹ میں شیش ناگ کے محل میں پہنچ گئے۔ ان سانپوں میں سے جو سب سے طاقتور نیلا سانپ تھا اور جس کے سر پر سفید بال تھے، اس نے دیکھا کہ شیش ناگ سانپ کی شکل میں تخت پر بے ہوش پڑا ہے۔ طاقت ختم ہو جانے کے بعد وہ آہستہ آہستہ انسانی روپ سے سفید سانپ کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ محل کے سانپ اس کے اردگرد جمع تھے اور پریشان تھے۔ انہوں نے نیلے سانپوں کو دیکھا تو ایک دم پرے ہٹ گئے۔ سفید بالوں والے نیلے سانپ نے پھنکار کر کہا۔

"اے زمین کے سانپو سنو! آج سے تمہاری مخلوق پر ہماری ناگن ملکہ کی حکومت ہے۔ تمہارے شیش ناگ کی انگوٹھی ہماری ناگن ملکہ کے پاس پہنچ گئی ہے۔ شیش ناگ اب ہمارا غلام ہے۔ تم سب ہماری ناگن ملکہ کے غلام ہو، جاؤ اور اپنے اپنے بلوں میں جا کر گھس جاؤ اور ناگن ملکہ کے اگلے حکم کا انتظار کرو۔"

سارے زمینی سانپ آہستہ آہستہ رینگتے ہوئے وہاں سے چلے گئے، وہ سب اداس تھے، پریشان تھے، مگر ان کے پاس اتنی طاقت نہیں تھی کہ سانپ عورت کا مقابلہ کر سکتے، کیونکہ شیش ناگ کی انگوٹھی سانپ عورت کے قبضے میں چلی گئی تھی۔

نیلے سانپوں نے بے ہوش شیش ناگ کو اٹھایا اور اسے لے کر زمین کے اندر ایک گہرے غار میں اتر گئے۔ یہاں ایک جگہ پر گہرا کنواں تھا، اس کنوئیں میں پانی نہیں تھا مگر بڑا گہرا تھا اور نیچے تاریکی چھائی تھی۔ نیلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سانپوں نے شیش ناگ کو کنوئیں میں پھینک دیا اور واپس چلے گئے۔

دوسری طرف سانپ عورت کے سمندر کے نیچے والے محل کے غار میں زکوٹا اور کامنی الگ الگ تہہ خانوں میں قیدی حالت میں پڑے تھے۔ کامنی خاموش بیٹھی تھی۔ زکوٹا بھی ساتھ والے تہہ خانے میں خاموش بیٹھا تھا۔ ان دونوں کو ایک دوسرے کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی تھی مگر دونوں کو یاد نہیں آرہا تھا کہ یہ خوشبو کس کی ہے۔ زکوٹا نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"ساتھ والے تہہ خانے میں کون ہے؟"

کامنی نے زکوٹا کی آواز سنی تو ایک لمحے کے لئے اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ آواز اس کی جانی پہچانی ہے، مگر جلد ہی یہ خیال گزر گیا۔ اس نے جواب دیا۔

"میں کامنی ناگن ہوں۔"

"کون کامنی ناگن؟" زکوٹا نے پوچھا۔

کامنی نے کہا۔

"میں ناگن ملکہ کی کنیز ہوں، تم کون ہو؟"

زکوٹا نے جواب میں کہا۔

"میرا نام زکوٹا ہے۔"

کامنی نے پوچھا۔

"کون زکوٹا؟"

زکوٹا نے کہا۔



"میں ناگن ملکہ کا غلام ہوں۔"

دونوں خاموش ہو گئے۔ دونوں سوچ رہے تھے کہ یہ نام انہوں نے پہلے بھی سنے ہیں، مگر کسی کو یاد نہیں آرہا تھا کہ زکوٹا کون ہے اور کامنی کون ہے، دونوں سر جھکا کر اپنے اپنے تہہ خانے میں بیٹھے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے آپس میں کوئی بات نہ کی۔

ادھر شیش ناگ کے محل پر سانپ عورت نے قبضہ کرلیا اور اپنے سب سے بزرگ سفید بالوں والے نیلے سانپ کو شیش ناگ کے تخت پر اپنا وزیراعظم بنا کر بٹھادیا۔

سانپ عورت کے حکم سے زمین کے اندر جتنے خزانے تھے وہ سارے کے سارے اٹھوا کر سانپ عورت کے خزانے میں پہنچادیئے گئے۔

شیش ناگ سانپ کی شکل میں اندھے کنوئیں میں گرایا گیا تھا۔ شیش ناگ کی طاقت ختم ہوئی تھی، اس کی یادداشت گم نہیں ہوئی تھی۔ آخر وہ سانپوں کا دیوتا تھا، زمین کے اندر رہنے والے سانپوں کا دیوتا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اس کی دیوداسی دھوکے سے اس کی انگوٹھی اڑا کر لے گئی ہے۔ ضرور اس پر کسی نے جادو کیا ہوا تھا، ورنہ وہ اصلی حالت میں ایسا کبھی نہیں کرسکتی تھی۔ شیش ناگ کو معلوم تھا کہ سمندری مخلوق کی ناگن ملکہ اس کی شروع ہی سے دشمن رہی ہے، ہوسکتا ہے کامنی اس کے قبضے میں آگئی ہو اور اس نے کامنی پر جادو کرکے اسے انگوٹھی چرانے کے لئے بھیجا ہو۔ شیش ناگ نے گردن اٹھا کر اپنا پھن کھولا اور کنوئیں میں چاروں طرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دیکھا' کنوئیں کی تہہ میں پتھر پڑے ہوئے تھے۔ کنوئیں کی دیواروں میں بھی بڑے بڑے پتھر لگے تھے' کسی جگہ کوئی سوراخ نہیں تھا۔

شیش ناگ کی اگر یادداشت بھی غائب ہو جاتی تو وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا' مگر اس کی یادداشت سلامت تھی۔ شیش ناگ اگرچہ زمین کے اندر رہنے والے سانپوں کا بادشاہ تھا مگر وہ بڑا نیک دل سانپ تھا۔ اس نے حکم دے رکھا تھا کہ کبھی کوئی سانپ زمین کے اوپر جا کر کسی انسان کو تنگ نہ کرے' بلکہ اگر کسی انسان کو مصیبت میں دیکھے تو اس کی مدد کرے' جو لوگ دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں خدا بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ شیش ناگ سوچنے لگا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ جب شیش ناگ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ وہ کیا کرے تو اس نے دل سے خدا کے حضور دعا مانگی اور کہا۔

"اے کل جہانوں کے مالک! میں بھی تیری ایک مخلوق ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے کبھی کسی دوسری مخلوق کو نقصان نہیں پہنچایا۔ میرے سانپوں نے بھی ہمیشہ دوسری مخلوق اور خاص طور پر انسانوں کی مدد کی ہے۔ اب دھوکے سے میری طاقت میری دشمن سمندری ناگن نے چھین لی ہے' میری مدد فرما!"

دعا مانگنے کے بعد شیش ناگ نے اپنا پھن سکیڑ کر سر نیچے کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد شیش ناگ کو کنوئیں کے اندھیرے میں پھڑپھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چمگادڑ کنوئیں کے اوپر سے پھڑپھڑاتی ہوئی آئی ہے' اور اس کے سر کے اوپر اڑ رہی ہے۔ شیش ناگ



نے پوچھا۔

"کون ہو تم؟ اگر کوئی مصیبت کی ماری ہو تو مجھے معاف کر دو۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میرے پاس میری طاقت نہیں ہے۔"

اس لیے چمگادڑ شیش ناگ کے سامنے کنوئیں کی دیوار کے ساتھ چمٹ کر بیٹھ گئی اور خدا کے حکم سے انسانی آواز میں بولی۔

"اے نیک دل شیش ناگ! میں کل جہانوں کے مالک کے حکم سے تمہاری مدد کرنے آئی ہوں۔"

شیش ناگ نے خوش ہو کر کہا۔

"تم میری کیا مدد کر سکتی ہو چمگادڑ بہن؟"

چمگادڑ نے کہا۔

"مجھے خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ میں سمندری ناگن ملکہ کے محل میں جاؤں اور زکوٹا اور کامنی کی یادداشت انہیں واپس لا دوں۔ اس کے بعد وہ خود ہی تمہاری انگوٹھی حاصل کر لیں گے۔ میں تمہیں صرف یہ بتانے آئی ہوں کہ تم فکر نہ کرو۔ میں کامنی دیوی اور زکوٹا کی یادداشت انہیں واپس دلانے جا رہی ہوں۔"

تب شیش ناگ سمجھ گیا کہ کامنی کی یادداشت گم کر دی گئی تھی اور اس کے ساتھ زکوٹا بھی ہے۔ اس نے چمگادڑ سے کہا۔

"چمگادڑ بہن! ہوشیار ہو کر جانا' کیونکہ سمندری ملکہ کے پاس بڑا زبردست طلسم ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



چمگادڑ بولی۔

"جس کے ساتھ کل جہانوں کے مالک کی طاقت ہو اس کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچاسکتی' میں جارہی ہوں۔"

یہ کہہ کر چمگادڑ نے اوپر کو غوطہ لگایا اور اندھے کنوئیں سے باہر نکل گئی۔

اس وقت زکوٹا اور کامنی ناگن سمندری ناگن کے تہہ خانوں میں قید چپ چاپ دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھے تھے۔ سب سے پہلے کامنی کو تہہ خانے میں پھڑپھڑاہٹ کی آواز آئی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چھوٹی سی چمگادڑ اسی کی کوٹھڑی میں چکر لگا رہی ہے' اس نے بلند آواز میں کہا۔

"تو یہاں کیوں آگئی ہے' نکل جا یہاں سے۔"

چمگادڑ نے انسانی آواز میں کہا۔

"کامنی میں تمہاری مدد کرنے آئی ہوں۔"

کامنی حیران سی ہو کر چمگادڑ کو دیکھنے لگی۔

"میں ناگن ملکہ کی غلام ہوں' مجھے مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے' میں یہاں بڑی خوش ہوں۔"

چمگادڑ نے کہا۔

"کامنی تو کسی کی غلام نہیں ہے' تو کامنی ناگن ہے' سمندری ناگن نے تم پر جادو کر رکھا ہے۔"

کامنی نے ہنس کر کہا۔



"تو مجھے کوئی جادوگرنی لگتی ہے' دفع ہو جا یہاں سے۔ میں ناگن ملکہ کی غلام ہوں۔"

چمگادڑ اس وقت چھت کے ساتھ الٹا لٹک رہی تھی' اس نے وہیں سے کامنی کے سر پر چھلانگ لگادی اور کامنی کے سر کو اپنے پنجوں میں پوری طرح جکڑ لیا' کامنی گر پڑی' تب خدا کے حکم سے چمگادڑ نے کامنی کے سر کو اپنے پنجوں سے تین بار دبایا اور الگ ہوگئی۔ کامنی کو جیسے ہوش آگیا اس کی یادداشت واپس آچکی تھی۔ وہ حیران ہو کر تہہ خانے میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"میں کہاں ہوں؟ میں تو سمندری جہاز میں سوئی ہوئی تھی' کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں۔"

چمگادڑ نے کہا۔

"نہیں کامنی! تو خواب نہیں دیکھ رہی تجھ پر سمندری ناگن نے جادو کر کے تمہاری یادداشت غائب کر دی تھی۔ اب تمہاری یادداشت واپس آگئی ہے۔ تمہاری ساتھ والی کوٹھڑی میں زکوٹا قید ہے' اس کی بھی یادداشت غائب کر دی گئی ہے۔ میں اس کی کوٹھڑی میں جارہی ہوں۔"

اور چمگادڑ زکوٹا کی کوٹھڑی میں آگئی۔ زکوٹا بھی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے پتھر کے بت کی طرح چپ چاپ بیٹھا تھا۔ چمگادڑ پھڑپھڑاتی ہوئی آئی اور زکوٹا کے سر پر چمٹ گئی۔ زکوٹا نے زہبی نوف کا نعرہ لگا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"کون ہے تو چڑیل کی بچی!"

زکوٹا کے ذہنی نوف کے نعرے کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس کی طاقت اس کے پاس نہیں تھی۔ چمگادڑ نے اسے بھی ساری حقیقت بیان کردی، تین بار اس کے سر کو دبایا۔ زکوٹا کی یادداشت بھی واپس آگئی۔ اس نے حیرانی سے چاروں طرف دیکھ کہا۔

"میں کہاں ہوں؟ میں تو سمندری جہاز میں اپنے کیبن میں سو رہا تھا۔"

چمگادڑ نے کہا۔

"یہ سب کچھ سمندری ناگن کے جادو کی وجہ سے ہوا ہے۔ کامنی تمہاری ساتھ والی کوٹھڑی میں ہے، تم دونوں کی یادداشتیں غائب کردی گئی تھیں مگر اب واپس آگئی ہیں۔"

زکوٹا کو سب کچھ یاد آگیا تھا۔ اس نے چمگادڑ سے کہا۔

"کیا کامنی کی طاقت بھی واپس آگئی ہے؟"

چمگادڑ نے کہا۔

"نہیں زکوٹا! تم دونوں کی طاقتیں واپس نہیں آئیں، صرف یادداشت واپس آگئی ہے۔"

زکوٹا کو دوسری کوٹھڑی سے کامنی کی آواز سنائی دی۔

"زکوٹا بھائی! میں کامنی ہوں۔"

زکوٹا نے خوش ہو کر جواب دیا۔



"کامنی بہن! میں زکوٹا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری یادداشت واپس آگئی ہے۔"

چمگادڑ نے کہا۔

"تم دونوں کو آپس میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں، ابھی سمندری ناگن کو علم نہیں ہونا چاہئے کہ تمہاری یادداشت واپس آگئی ہے۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"کسی طرح سے ہماری طاقتیں بھی ہمیں واپس مل جانی چاہئیں تاکہ ہم یہاں سے نکل کر سمندری جہاز پر نسطور کے پاس پہنچیں۔ نسطور ہمارے بغیر سخت پریشان ہوگا۔"

چمگادڑ نے کہا۔

"یہ کام میں نہیں کر سکتی، کامنی کر سکتی ہے۔ میں اس کے پاس جاتی ہوں۔ تم ابھی یہی ظاہر کرو کہ جیسے تمہاری یادداشت گم ہے۔"

"ٹھیک ہے۔"

زکوٹا اسی طرح چپ چاپ دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا۔

چمگادڑ دوسری کوٹھڑی میں کامنی کے پاس آئی اور اسے ایک خاص ترکیب بتائی جس کے ذریعے اسے سمندری ناگن سے سب سے پہلے شیش ناگ کی انگوٹھی حاصل کرنی تھی۔

کامنی نے ساری ترکیب غور سے سنی اور کہا۔

"چمگادڑ بہن! تم فکر نہ کرو، تم نے جس طرح کہا ہے میں اسی طرح

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کروں گی۔ تم جاکر اپنا کام کرو۔"

چمگادڑ اسی وقت غائب ہوگئی۔ یہ چمگادڑ ایک نیک کام کے لئے نکلی تھی' اس کے ساتھ خدا کی رضا بھی شامل تھی۔ وہ خدا کے حکم سے ایسے لوگوں کی مدد کے لئے آئی تھی جو خود بھوکے رہ کر دوسروں کو کھانا کھلادیتے تھے' جو ہر دکھی انسان کی مدد کرتے تھے اور دوسروں کی خاطر اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال دیتے تھے۔ اس لئے چمگادڑ کے پاس اتنی طاقت ضرور تھی کہ وہ غائب ہوسکے۔ چمگادڑ غائب ہوکر اس کمرے میں آگئی جس کمرے میں سمندری ناگن ملکہ تخت پر بڑی شان سے بیٹھی نیلے بزرگ سانپوں سے باتیں کررہی تھی۔

چمگادڑ غائب ضرور تھی مگر وہ ناگن ملکہ کے طلسم کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔ وہ خود اس کے منہ کے اندر سے شیش ناگ کی انگوٹھی نہیں نکال سکتی تھی۔ چمگادڑ نے ایک ترکیب سوچ لی تھی' اس نے کمرے میں داخل ہوکر ایک چکر لگایا۔ اس کی پھڑپھڑاہٹ کی آواز کوئی نہیں سن سکتا تھا' پھر بھی چار منہ والی سانپ عورت سانپوں کی زبان میں بات کرتے کرتے ایک دم رک گئی اور بولی۔

"ایسا لگتا ہے میرے کمرے میں کوئی اجنبی روح داخل ہوئی ہے۔"

بزرگ نیلے سانپ نے چاروں طرف زور زور سے پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے شعلے نکل رہے تھے' پھر کہنے لگا۔

"اے سمندری اور زمینی سانپوں کی ملکہ! کمرے میں کوئی روح نہیں



ہے' کسی میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ یہاں بغیر تمہارے حکم کے داخل ہوسکے۔"

سانپ عورت دوبارہ باتیں کرنے لگی۔ چمگادڑ ہوا میں اڑتی ہوئی سانپ عورت کے اوپر آگئی۔ اس نے اپنے منہ سے بڑی باریک سیٹی کی سی آواز نکالی۔ یہ آواز اتنی تیز اور اونچی تھی کہ ناگن ملکہ کے کان اسے نہیں سن سکتے تھے۔

دوستو! چمگادڑ کی آواز کی فریکوینسی اتنی اونچی ہوتی ہے کہ ہم بھی اس کی آواز نہیں سن سکتے۔ نیلے سانپوں اور سانپ عورت یعنی ناگن ملکہ نے بھی چمگادڑ کی باریک تیز سیٹی کی آواز نہیں سنی تھی۔ چمگادڑ نے اپنی سیٹی کی آواز سے سانپ عورت کے سب سے بڑے منہ کے دماغ میں ایک خیال داخل کردیا تھا۔ اس کے بعد چمگادڑ الگ ہوکر دیوار کے ساتھ چمٹ گئی۔

جیسے ہی ایک خیال سانپ عورت کے دماغ میں داخل ہوا اس نے بزرگ نیلے سانپ سے کہا۔

"فوراً کامئی ناگن کو حاضر کرو' ہم اس سے ایک ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔"

چمگادڑ دیوار کے ساتھ چمٹی یہ سب کچھ سن رہی تھی' اس کی ترکیب کامیاب ہونے والی تھی۔ بزرگ نیلے سانپ نے ایک سانپ کو اشارہ کیا۔ وہ سانپ اسی وقت کامئی کے کوٹھڑی میں گیا اور اسے اپنے ساتھ لاکر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سمندری ناگن یعنی سانپ عورت کے سامنے پیش کر دیا۔

چگادڑ نے کامئی ناگن کو بھی سمجھا دیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہوگا۔ کامئی کی یادداشت اگرچہ واپس آچکی تھی، مگر اس نے یہی ظاہر کیا کہ وہ ابھی تک اپنے آپ کو ناگن ملکہ کا غلام ہی سمجھ رہی ہے۔ اس نے ادب سے سر جھکا کر کہا۔

"عظیم سمندری ملکہ نے اپنی کنیز کو کس لئے یاد فرمایا ہے؟"

سانپ عورت بولی۔

"کامئی! ہمیں اچانک ایک خیال آیا ہے کہ تم نے ہماری بڑی مدد کی۔ ہمیں شیش ناگ کی طلسمی انگوٹھی لا کر دی، مگر ہم نے تمہارے لئے کچھ نہ کیا۔ اب میں تم سے کہتی ہوں کہ کہ تمہاری کوئی خواہش ہو تو بتاؤ۔ میں اسے پورا کروں گی، مگر یہاں سے آزاد ہونے کی خواہش مت کرنا۔"

کامئی نے کہا۔

"ملکہ عالی! آپ کا شکریہ میں تو خود بھی یہاں سے واپس نہیں جانا چاہتی۔ اب تو میں ساری زندگی آپ کے قدموں میں ہی رہوں گی۔"

سانپ عورت نے خوش ہو کر کہا۔

"شاباش! ہمیں تم سے یہی امید تھی۔

اب اپنی کوئی ایک خواہش بتاؤ، ہم وہ خواہش ضرور پوری کریں گے۔ ہم تمہیں اپنا قول دیتے ہیں۔"

کامئی اسی لمحے کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے چگادڑ کی ہدایت کے



مطابق کہا۔

"اے سمندری ملکہ! میری بڑی خواہش ہے کہ میں ایک بار شیش ناگ کی انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن کر دیکھوں کہ مجھے کیسی لگتی ہے۔"

سانپ عورت ایک دم سنجیدہ ہو گئی۔ یہ بڑی خطرناک خواہش تھی، پھر اسے خیال آیا کہ کامئی کی اپنی طاقت تو ختم ہو چکی ہے، اس کی یادداشت بھی باقی نہیں ہے۔ انگوٹھی اگر اسے دے بھی دی گئی تو وہ اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گی، اور کہیں نہ جا سکے گی۔ اس کے باوجود سمندری ناگن نے کہا۔

"کامئی! بہتر ہے کہ تم کوئی دوسری خواہش بتاؤ۔"

کامئی نے سر جھکا کر کہا۔

"عظیم ملکہ! میری تو یہی ایک چھوٹی سی خواہش تھی جو میں نے بیان کر دی، اور پھر آپ نے قول بھی دیا ہے کہ میری خواہش پوری کریں گی۔ مجھے انگوٹھی ایک بار اپنی انگلی میں پہننے کا شوق ہے، اس کے بعد انگوٹھی آپ واپس لے لیجئے گا۔"

سانپ عورت نے مسکرا کر کہا۔

"ہم تمہاری خواہش ضرور پوری کریں گے۔"

یہ کہہ کر سانپ عورت نے اپنے منہ میں سے شیش ناگ کی انگوٹھی نکال کر کامئی کے آگے کر دی۔ وہ یہ بھول گئی تھی کہ انگوٹھی کی اپنی بھی ایک طاقت ہے اور جس کے پاس یہ انگوٹھی جاتی ہے اس کے اندر ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



خاص طاقت ضرور پیدا ہوجاتی ہے۔ کامئی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے شیش ناگ کی انگوٹھی اٹھاکر اپنی انگلی میں پہن لی۔

جیسے ہی اس نے انگوٹھی پہنی اس کے اندر شیش ناگ کی طاقت آگئی۔ آخر وہ شیش ناگ کی دیوداسی تھی۔ کامئی نے ایک چیخ ماری اور غائب ہوگئی۔ انگوٹھی کی طاقت نے اسے غائب کردیا تھا۔ سانپ عورت اپنی جگہ سے اچھل پڑی اس کے منہ سے غصے کے مارے پھنکاریں نکلنے لگیں۔ اس نے چیخ کر کہا۔

"کامئی کو پکڑو۔ وہ دھوکے سے شیش ناگ کی انگوٹھی لے اڑی ہے۔"

سارے سانپ کامئی کی کوٹھڑی کی طرف دوڑے، مگر چمگادڑ غافل نہیں تھی۔ اس کو معلوم تھا کہ اب سانپ عورت یعنی سمندری مخلوق کی ظالم ملکہ کے پاس شیش ناگ کی طاقت نہیں رہی۔ چمگادڑ نے فضا میں غوطہ لگایا اور اپنے حلق سے اتنی اونچی اور تیز آواز نکالی کہ سارے سانپوں کے جسم پھٹ گئے۔ سانپوں کی سمندری ملکہ کے چاروں سر بھی گردنوں سے الگ ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ چمگادڑ نے دوسری بار اس سے بھی تیز فریکوینسی کی آواز نکالی۔ یہ آواز پہلی سے زیادہ دہشت ناک اور اونچی تھی۔ اس آواز کے بلند ہوتے ہی سانپ عورت کے دھڑ کے پرخچے اڑگئے اور دیواروں کے پتھر ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے۔ سارے سانپ ان پتھروں میں دب کر ہلاک ہوگئے۔



چمگادڑ غوطہ لگاکر سیدھی کامئی کی کوٹھڑی میں آگئی۔ کامئی پہلے ہی سے زکوٹا کی کوٹھڑی میں پہنچ چکی تھی۔ کامئی کی کوٹھڑی خالی دیکھ کر چمگادڑ دوسری کوٹھڑی میں آئی تو دیکھا کہ زکوٹا اور کامئی وہاں موجود تھے۔ چمگادڑ نے کہا۔

"کامئی! خدا نے تم دونوں کو ظالم اور عیار سمندری ملکہ کی قید سے آزاد کردیا ہے۔ سمندری ملکہ اور اس کے سارے نیلے سانپ ہلاک ہوچکے ہیں، اب تم آزاد ہو۔ چلو شیش ناگ کے پاس جاکر اس کی امانت انگوٹھی اسے واپس کردو۔"

زکوٹا نے کہا۔

"مگر ہم سب سے پہلے نسطور کی خبرلینا چاہتے ہیں۔ وہ ہمارے غائب ہوجانے کے بعد سخت پریشان ہوگا۔"

کامئی نے بھی کہا۔

"ہاں چمگادڑ بہن! ہم پہلے اپنے بھائی نسطور کے پاس جانا چاہتے ہیں۔"

چمگادڑ بولی۔

"چلو پہلے نسطور کے پاس ہی چلے چلتے ہیں۔"

شیش ناگ کی انگوٹھی میں اتنی طاقت موجود تھی کہ وہ کامئی اور زکوٹا کو غائب کرکے ہوا میں اڑادے۔ کامئی نے چمگادڑ سے کہا۔

"ہم دونوں یہاں سے غائب ہوکر کھلے سمندر میں نسطور کے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



جا رہے ہیں۔ تم ہمارے ساتھ رہنا' کیا تم ہمیں غیبی حالت میں اڑتے ہوئے دیکھ سکو گی۔"

چمگادڑ نے کہا۔

"ہاں' میں تمہیں دیکھ سکوں گی۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہی غائب ہو کر اڑ رہی ہوں گی۔"

زکوٹا نے کامنی سے پوچھا۔

"کامنی بہن! شیش ناگ کی انگوٹھی میں اتنی طاقت ہو گی کہ ہمیں غائب کر کے ہوا میں اڑا سکے۔"

کامنی نے مسکرا کر کہا۔

"زکوٹا بھائی! میں شیش ناگ کی دیوداسی ہوں مجھے اس کی طاقت کا اندازہ ہے۔ میرا ہاتھ پکڑو' تم زیبی نوف کا نعرہ نہ لگانا۔ اب یہ نعرہ میں لگاؤں گی۔"

زکوٹا نے کامنی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کامنی نے پہلی بار نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

اور وہ دونوں غائب ہو گئے۔ ان کے ساتھ ہی چمگادڑ بھی غائب ہو گئی۔ وہ تینوں سانپ عورت کے پہاڑی غار سے نکل کر کھلے سمندر کے اوپر اڑنے لگے۔ یہ دن کا وقت تھا اور آسمان کو بادلوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔

نسطور اس وقت سے پریشان تھا جب سے اس نے اٹھ کر دیکھا تھا کہ زکوٹا اور کامنی اپنے اپنے کیبن میں نہیں ہیں۔ پہلے اسے خیال آیا کہ



وہ سمندر میں سفر شروع کر دے اور کسی شہر میں پہنچ کر کامنی اور زکوٹا کو تلاش کرے' کیونکہ ہوا چلنی شروع ہو گئی تھی اور ان کا جہاز سمندر میں سفر کر سکتا تھا' پھر یہ سوچ کر نسطور نے اپنا ارادہ بدل لیا کہ کامنی اور زکوٹا جہاز پر سے غائب ہوئے ہیں ہو سکتا ہے وہ وہیں پر واپس آجائیں' اگر وہ واپس آگئے اور جہاز وہاں موجود نہ ہوا تو وہ پریشان ہو کر خدا جانے کس طرف نکل جائیں' اتنا نسطور سمجھ گیا تھا کہ ان پر ضرور کسی دشمن نے جادو کر کے اغوا کیا ہے۔ نسطور کو کالے جادوگر پر شک تھا' مگر اسے یہ بھی یقین تھا کہ زکوٹا اور کامنی کے پاس ان کی طاقتیں موجود ہیں' وہ موقع ملتے ہی کالے جادوگر کی قید سے نکل کر جہاز پر واپس آجائیں گے۔ نسطور جہاز کے ڈیک پر اداس کھڑا سمندر کی موجود کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک فضا میں پھڑپھڑاہٹ سنائی دی۔

نسطور نے چونک کر اوپر دیکھا۔ اسے پہلے تو کچھ نظر نہ آیا' پھر اس نے زکوٹا اور کامنی ناگن کو دیکھا جو ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے آسمان سے نیچے اتر رہے تھے۔ نسطور جلدی سے ان کی طرف بڑھا' زکوٹا اور کامنی جہاز بھی فرش پر اتر آئے۔ ان کے ساتھ ہی ایک چمگادڑ بھی غوطہ لگا کر جہاز پر آ کر ایک خالی ڈرم پر بیٹھ گئی۔ نسطور نے کہا۔

"بھائی صاحب آپ کہاں چلے گئے تھے؟ آپ لوگوں نے تو مجھے پریشان کر دیا' اور یہ آپ غائب ہو کر فضا میں اڑ رہے ہیں' کیا آپ کی طاقت واپس آ گئی؟ یہ چمگادڑ کہاں سے آ گئی ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



زکوٹا نے مسکرا کر کہا۔

"نسطور بھائی! تم نے ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھے ہیں، نیچے چلو تمہیں ساری کہانی سناتے ہیں۔"

کامنی نے چمگادڑ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"چمگادڑ بہن! تم یہیں بیٹھی رہنا، میں ابھی تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔"

نسطور کو ساتھ لے کر زکوٹا اور کامنی نیچے کیبن میں آگئے۔ یہاں آکر انہوں نے نسطور کو شروع سے لے کر آخر تک ساری داستان بیان کردی۔ نسطور بڑا حیران ہوا، کہنے لگا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم لوگ ناگن ملکہ کے پنجے سے زندہ سلامت نکل آئے، کیونکہ میں نے سن رکھا ہے کہ سمندر کی یہ ظالم سانپ عورت کسی کو زندہ نہیں چھوڑتی۔"

زکوٹا بولا۔

"ہم نے اسے تباہ کردیا ہے۔ یہ سارا کریڈٹ چمگادڑ کو جاتا ہے جسے کامنی بہن کے دیوتا شیش ناگ نے خاص طور پر بھیجا تھا۔"

نسطور نے کامنی کی انگلی میں شیش ناگ کی انگوٹھی دیکھی تو بولا۔

"اب تم شیش ناگ کے پاس انگوٹھی واپس کرنے جاؤگی۔"

کامنی نے کہا۔

"ہاں نسطور بھائی! یہ میرا فرض ہے۔"



زکوٹا نے کہا۔

"میں بھی اس کے ساتھ جاؤں گا۔"

نسطور نے سر پیچھے کر کے ایک جھٹکا دیا اور بولا۔

"خدا کے لئے تم پھر کسی مصیبت میں نہ پھنس جانا میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔"

کامنی کہنے لگی۔

"نسطور! اگر تم بھی ساتھ چلے گئے تو اس جہاز کی نگرانی کون کرے گا؟ تمہیں اس کی حفاظت کے لئے یہیں رہنا ہوگا۔"

زکوٹا نے بھی زور دے کر کہا۔

"ہاں نسطور بھائی! تم یہیں ٹھہرو، ہم شیش ناگ کو انگوٹھی دے کر بڑی جلدی واپس آجائیں گے۔"

نسطور خاموش ہوگیا۔ زکوٹا اور کامنی اوپر آگئے۔ چمگادڑ خالی ڈرم پر بیٹھی تھی۔ نسطور نے کہا۔

"دیر مت لگانا دوستو! جلدی آجانا۔ ہمیں ابھی کالے جادوگر کا کام تمام کرنے کی مہم پر بھی جانا ہے۔"

زکوٹا نے کہا۔

"فکر نہ کرو، بس گئے اور آئے۔"

دونوں چمگادڑ کے ساتھ غائب ہوگئے۔

نسطور سر جھکا کر وہیں جنگلے کے ساتھ لگ کر کھڑا ہوگیا۔ دل میں خدا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سے دعا مانگنے لگا کہ اے کل جہانوں کے مالک دونوں کی حفاظت کرنا۔ ان کے پاس ان کی طاقتیں نہیں رہیں۔ انگوٹھی واپس کرنے کے بعد تو وہ غائب ہو کر پرواز بھی نہیں کر سکیں گے۔

کامئی اور زکوٹا چمگادڑ کے ساتھ راتوں رات شیش ناگ کے اندھے کنوئیں میں پہنچ گئے۔ کامئی نے جاتے ہی انگوٹھی شیش ناگ کے حوالے کی اور ہاتھ باندھ کر کہا۔

"اے میرے دیوتا! مجھے معاف کر دینا' جب میں نے تم سے انگوٹھی لی تھی تو مجھ پر ناگن ملکہ کے جادو کا اثر تھا۔ میں اپنی یادداشت کھو چکی تھی۔"

تب کامئی ناگن اور زکوٹا نے شیش ناگ کو بھی ہمارے واقعات سنائے۔ شیش ناگ نے اپنی انگوٹھی فوراً اپنی انگلی میں ڈالی۔ اس کی ساری طاقت ایک دم سے واپس آگئی۔ اس نے کامئی کو اپنے ساتھ لگا کر پیار کیا اور کہا۔

"کامئی! مجھے معلوم تھا کہ تم پر کسی نے ضرور طلسم کر دیا ہو گا' ورنہ تم کبھی میری انگوٹھی لے کر فرار نہیں ہو سکتی تھیں۔"

شیش ناگ انگوٹھی پہنتے ہی انسان کی شکل میں واپس آگیا تھا۔ وہ زمین سے بلند ہو کر زکوٹا کامئی کو ساتھ لے کر کنوئیں سے باہر نکل آیا اور بولا۔

"اب ہمیں اپنے تخت پر قبضہ کرنا ہے۔"

○☆○



# نیلی.... پراسرار غیبی لڑکی

شیش ناگ نے باہر آتے ہی فضا میں پھنکار ماری۔ اس پھنکار سے زمین اندر سے اس طرح لرز اٹھی جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ زمین کے سانپ فوراً سمجھ گئے کہ شیش ناگ کی طاقت واپس آگئی ہے۔ وہ خوش ہو کر اپنے اپنے سوراخوں میں سے نکل کر شاہی دربار کی طرف دوڑے۔ بزرگ نیلا سانپ گھبرا گیا' وہ اپنے نیلے سانپوں کو لے کر سمندر کی طرف بھاگا' مگر شیش ناگ نے انہیں بھاگنے کا موقع ہی نہ دیا۔ اس کی ایک پھنکار نے سارے نیلے سانپوں کو جلا کر راکھ کر ڈالا۔ اس رات زمین کے اندر شیش ناگ کے محل میں خوشی کا جشن منایا گیا۔ یہ جشن صبح تک جاری رہا' دوسرے دن جب کامئی اور زکوٹا شیش ناگ سے اجازت لے کر واپس جانے لگے تو شیش ناگ نے کامئی سے کہا۔

"کامئی! مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ میں اب بوڑھا ہو رہا ہوں۔ میرے بعد تخت تاج سنبھالنے والا کوئی نہیں ہے۔ تم سب سے ذہین اور بہادر دیوداسی ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے پاس ہی رہ جاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کامنی کچھ کہنے لگی تو شیش ناگ نے کامنی کا بازو تھام لیا اور کہا۔

"تمہیں دیوتاؤں کی قسم ہے انکار نہ کرنا، اگر تم چلی گئیں تو میری سلطنت ویران ہوجائے گی اور میری رعایا کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔"

اب کامنی انکار نہیں کرسکتی تھی۔ اس نے زکوتا کی طرف دیکھا۔ زکوتا نے کہا۔

"کامنی بہن! شیش ناگ کے تم پر بڑے احسان ہیں، اس وقت اسے تمہاری ضرورت ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اس کے پاس ٹھہرجاؤ۔ خدا نے چاہا تو زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر ہماری پھر کبھی ملاقات ہوجائے گی۔"

کامنی نے شیش ناگ کے پاؤں کو چھوا اور ہاتھ جوڑ کر بولی۔

"مہاراج! میں کیسے انکار کرسکتی ہوں، میں تو آپ کی داسی ہوں۔ ٹھیک ہے میں اب آپ کے پاس ہی رہوں گی۔"

شیش ناگ نے خوش ہوکر کامنی ناگن کو اپنے ساتھ لگاکر پیار کیا۔

کامنی نے زکوتا سے ہاتھ ملایا اور بولی۔

"زکوتا بھائی! ہم نے بڑا وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارا ہے۔ ان دنوں کی یادیں میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ نسطور بھائی کو میرا سلام کہنا اور اسے کہنا کہ میں اسے بہت یاد کروں گی۔"

زکوتا نے کہا۔

"میں تمہارا محبت بھرا پیغام نسطور بھائی تک پہنچادوں گا۔"



زکوتا نے پھر شیش ناگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اے شیش ناگ دیوتا! تمہاری انگوٹھی کی وجہ سے میرے اندر غائب ہونے کی طاقت آئی ہوئی تھی اور ہم غائب ہوکر اڑ کر یہاں پہنچ گئے۔ اب انگوٹھی میرے پاس نہیں ہے، مجھے کسی طرح واپس جہاز پر نسطور کے پاس پہنچادیں۔"

شیش ناگ ہنس پڑا، کہنے لگا۔

"جب کامنی کے پاس میری انگوٹھی آئی تھی اور اس نے اسے اپنی انگلی میں پہنا تھا تو اس کی طاقت اسے واپس مل گئی تھی اور جب تم کامنی کے ساتھ غائب ہوئے تھے اور کامنی تمہارا ہاتھ پکڑ کر فضا میں بلند ہوئی تھی تو تمہاری طاقت بھی تمہارے پاس واپس آچکی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ تمہیں اپنی طاقت کا احساس نہیں ہوا تھا۔"

زکوتا خوش ہوکر بولا۔

"تو کیا میرے اندر میری طاقت واپس آگئی ہے۔"

شیش ناگ نے کہا۔

"کیوں نہیں، تم آزما کر دیکھ لو۔"

زکوتا نے دونوں بازو پھیلا کر نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

اور وہ غائب ہوگیا۔ اس نے غیبی حالت میں ہی بلند آواز میں شیش ناگ کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"شیش ناگ دیوتا تمہارا شکریہ' کامنی بہن خدا حافظ۔ خدا نے چاہا تو پھر کبھی ملیں گے۔"

کامنی ناگن کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

"زکوتا بھائی! نسطور کو میرا سلام کہہ دینا۔"

"اوکے کامنی بہن' اب میں جاتا ہوں۔"

شوں کی آواز آئی اور زکوتا غوطہ لگا کر غیبی حالت میں محل کی چھت کو چیرتا ہوا زمین کی تہوں میں سے گزرتا اوپر نکل کر باہر کھلی فضا میں نکل آیا۔ آسمان پر بادل تھے اور ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی تھی۔ زکوتا ہوا میں تیزی سے اڑتا سمندر کے اوپر آگیا۔ اس نے اپنی رفتار تیز کر دی' وہ ہوا سے بھی آگے نکل گیا اور بوندا باندی میں بادلوں کے نیچے نیچے اڑتا سمندر میں بڑی دور نکل گیا۔ پھر اسے کھلے سمندر میں اپنا جہاز کھڑا نظر آیا' وہ جہاز پر آکر اتر گیا اور نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف"

نعرہ لگانے کے بعد زکوتا اپنی شکل میں ظاہر ہو گیا۔ نسطور اس کے نعرے کی آواز سن کر ڈیک پر آگیا۔ اس نے زکوتا کو اکیلا دیکھا تو پوچھا۔

"کامنی ناگن کہاں ہے زکوتا؟"

زکوتا بولا۔

"شیش ناگ نے اسے اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں' کامنی اپنی مرضی سے وہاں رہ گئی ہے' اس نے تمہیں سلام کہا ہے۔"



نسطور کو کامنی سے جدا ہونے کا افسوس ہوا' کہنے لگا۔

"زکوتا! کامنی ہمیں اپنی چھوٹی بہن کی طرح عزیز تھی۔ ہم نے اچھے برے کئی دن ساتھ گزارے' چلو ٹھیک ہے جہاں وہ خوش وہاں ہم بھی خوش' خدا اسے ہمیشہ خوش رکھے۔"

زکوتا نے پوچھا۔

"اب کیا ارادے ہیں؟"

نسطور کہنے لگا۔

"موسم ٹھیک ہے۔ ہوا چل رہی ہے' بادبان کھولو اور چلو کالے جادوگر کو نیست و نابود کرنے۔"

زکوتا نے کہا۔

"نسطور میرا خیال ہے کہ ہم جہاز کو یہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ ہماری طاقتیں تو ہمارے پاس ہی ہیں' اڑ کر سفر کرتے ہیں۔ جلدی اپنی منزل پر پہنچ جائیں گے۔"

نسطور کچھ سوچنے لگا' پھر بولا۔

"ہاں یار زکوتا' تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔ اب ہم دونوں اکیلے رہ گئے ہیں۔ جہاز ایک تو بڑی آہستہ آہستہ سمندر میں سفر کرتا ہے۔ دوسرے مجھے خطرہ ہے کہ کوئی دوسری سمندری مخلوق جہاز پر حملہ نہ کردے۔ ٹھیک ہے ہم جہاز کو اس جگہ چھوڑ دیتے ہیں جس کی قسمت میں ہوگا اس پر قبضہ کر لے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



زکوٹا نے نسطور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"تو پھر پکڑو میرا ہاتھ' ہم مشرق کی طرف پرواز کریں گے' کیونکہ کالے جادوگر کی نگری مشرق کی جانب ہی ہے۔"

نسطور نے زکوٹا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ زکوٹا نے بلند آواز سے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

اور دونوں غائب ہو گئے۔

دوستو! ہم نسطور اور زکوٹا جن کو اسی جگہ ہوا میں اڑتا ہوا چھوڑتے ہیں جبکہ وہ اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ کالے جادوگر کی تلاش میں جا رہے ہیں۔ بل بتوڑی اور حاموں جادوگر ہمارے شہر لاہور میں ہیں اور سبزپوش کی روحانی طاقت کا راز معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خلائی انسان فرانس پہنچ گیا ہے جہاں اس نے خلائی چیف کی لیبارٹری کا پتہ چلا کر اسے تباہ کر دیا ہے اور یوں ہماری دنیا کو تباہی سے بچا لیا ہے۔ خلائی انسان کو جب یقین ہو گیا کہ دنیا کے انسان پلوٹو سیارے کی دشمن خلائی مخلوق کے حملے سے محفوظ ہو گئے ہیں تو وہ برازیل کے جنگلوں کی طرف نکل گیا' کیونکہ اس نے سن رکھا تھا کہ آج سے ہزاروں سال پہلے کوئی خلائی مخلوق اتری تھی اور انہوں نے وہاں اپنا خلائی ایئرپورٹ بنایا ہوا تھا۔

اب ہم تھوڑی دیر کے لئے سرکٹے انسان کی طرف واپس چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہے۔ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ کاہن اعظم



کے حکم سے سرکٹے انسان کا سر کاٹ کر قدیم مصر کے پرانے آسیبی قبرستان کی ایک پرانی قبر میں دفن کر دیا گیا تھا جہاں صرف ایک کھوپڑی ہی پڑی تھی جس میں تلوار کے شگاف کا نشان تھا۔ کاہن اعظم کے حکم سے سرکٹے انسان کا دھڑ سات سمندر پار پھینک دیا گیا تھا۔ اس کے دھڑ کی ہم بعد میں خبر لیں گے' ابھی ہم قدیم مصر کے پرانے آسیبی قبرستان میں چلتے ہیں جہاں سرکٹے کا سر دفن ہے' سرکٹے کے سر نے رات کو قبر کے اوپر کسی کے قدموں کی چاپ کی آواز سنی تھی' پھر کسی عورت کی بیٹھی ہوئی آواز آئی تھی جس نے کہا تھا۔

"اپنی دنیا چھوڑ کر میری دنیا میں آجا۔ آجا۔ اچھا' میں کل رات کو آؤں گی۔"

سرکٹے کا سر اگرچہ اپنے دھڑ سے جدا ہو گیا ہوا تھا مگر اس کا دماغ کام کر رہا تھا۔ وہ دیکھ سکتا تھا' سوچ سکتا تھا' بول سکتا تھا' صرف اس کی طاقت اس کے پاس نہیں تھی' وہ خوف زدہ تھا کہ خدا جانے یہ آسیبی عورت کون تھی جو آدھی رات کو قبر کے اوپر پھر رہی تھی۔ رو بھی رہی تھی اور جس نے کہا تھا کہ میں کل رات کو پھر آؤں گی۔

سرکٹے کا سر چپ چاپ قبر کے اندر پڑا رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ قبر کے باہر وقت گزر رہا تھا۔ قبر کے اندر تاریکی چھائی تھی' وقت جیسے رک گیا تھا۔ سر نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں' خدا جانے کیا وقت ہو گا کہ سر کو کسی عورت کے رونے کی دبی دبی آواز سنائی دی۔ اس نے آنکھیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کھول دیں۔

وہ کان لگا کر سننے لگا۔ عورت کے رونے کی دردناک بلکہ ڈراؤنی آواز قریب آتی جارہی تھی۔ پھر آواز ایک دم خاموش ہو گئی۔ سر! سمجھ گیا کہ یہ وہی آسیبی روح ہے جس نے کہا تھا کہ میں کل رات کو آؤں گی۔ اس کا مطلب تھا کہ باہر رات ہو گئی تھی۔ قبر کے اوپر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ قبر کے اندر چھت سے تھوڑی مٹی اکھڑ کر سر کے اوپر گری۔ سر نے آنکھیں بند کرلیں۔ پھر اس کو محسوس ہوا کہ باہر سے کوئی قبر کھود رہا ہے۔ سر کٹے کے سر نے آنکھیں گھما کر قبر کے کونے کی جانب دیکھا۔ اندھیرے میں اسے دیوار پر سے مٹی نیچے گرتی نظر آئی، پھر ایک سوراخ ہو گیا۔ اچانک اس سوراخ میں سے ایک کالا سیاہ ہاتھ قبر کے اندر داخل ہوا۔ ہاتھ کی انگلیاں کافی سیاہ تھیں اور ان پر کہیں کہیں پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ ایک انگلی کا گوشت اڑ چکا تھا اور ہڈی نظر آرہی تھی۔ سر کٹا دہشت زدہ ہو گیا۔ یہ آسیبی بدروح کا ہاتھ تھا۔ بدروح کا مکروہ ہاتھ قبر میں لمبا ہو کر سر کٹے کے سر کو تلاش کررہا تھا۔ سر مجبور تھا، وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دور نہیں جاسکتا تھا۔ بدروح آسیبی عورت کا ہاتھ سر کے اوپر پہنچ گیا۔ پھر ایک دم جھپٹا مار کر مکروہ ہاتھ نے سر کٹے کے سر کو دبوچ لیا۔ ہاتھ ٹھنڈا یخ تھا، مکروہ ہاتھ سر کٹے کے سر کو کھینچ کر قبر سے باہر لے گیا۔ قبر کے باہر قبرستان میں رات کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔

سر نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک ڈراؤنی شکل والی عورت کھڑی



ہے، اس نے سر کو ہاتھ میں پکڑ رکھا ہے۔ اس کی آنکھوں میں ڈیلے نہیں ہیں۔ ڈیلوں کی جگہ آگ کے انگارے دہک رہے ہیں، سر پر بالوں کی جگہ چھوٹے چھوٹے سانپ پھن اٹھائے کھڑے ہیں۔ عورت کی گردن پر بھی سانپ رینگ رہے ہیں۔ اس نے کالا سیاہ لباس پہنا ہوا ہے۔ اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکل رہی ہے۔

سر کٹے کا سر ایک بار تو کانپ اٹھا۔ آسیبی عورت نے ایک لمبی خرخراہٹ کی آواز نکالی اور بولی۔

"میں ایک ہزار سال سے تیری تلاش میں پھر رہی تھی، تو مل گیا، چل میں تجھے اپنے گھر لے جاتی ہوں۔"

آسیبی عورت نے ایک بھیانک قہقہہ لگایا اور کٹے ہوئے سر کو اپنے سینے سے لگا کر غائب ہو گئی۔ جب وہ دوبارہ ظاہر ہوئی تو کٹے ہوئے سر نے دیکھا کہ وہ ایک اونچی چھت والے کمرے میں ایک بند صندوق کے اوپر پڑا ہے۔ چھت میں جالے لگے ہوئے ہیں جو نیچے تک آرہے ہیں۔ وہی ڈراؤنی شکل والی آسیبی عورت پتھر کے خوفناک بت کے سامنے کھڑی ہے، پتھر کے بت کی شکل کسی الو سے ملتی جلتی ہے۔ اس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے۔ آسیبی عورت نے چیخ ماری اور بولی۔

"دوزخ کے دیوتا! میں نے اپنا وعدہ پورا کردیا ہے، اب تو اپنا وعدہ پورا کر اور مجھے دوزخ کی کھڑکی کھول کر دوزخ میں داخل کردے تاکہ میں وہاں گناہ گاروں کو خود بھی کھاؤں اور اپنے سانپوں کو بھی گناہ گاروں کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



گوشت کھلاؤں۔"

پتھر کے بت کی باہر کو نکلی ہوئی زبان اندر باہر حرکت کرنے لگی۔ پھر باریک سیٹی ایسی آواز میں بت نے کہا۔

"کٹے ہوئے انسانی سر کو میرے سامنے لاکر رکھ دے۔"

آسیبی عورت نے کٹے ہوئے سر کو اٹھایا اور پتھر کے بت کے آگے بنے ہوئے چھوٹے سے چبوترے پر رکھ دیا۔ بت نے اپنی زبان نکال کر کٹے ہوئے سر پر پھیری۔ سر کٹے کی چیخ نکل گئی' اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس پر کسی نے کانٹوں کی چھری پھیردی ہے۔ پتھر کے الوبت کے حلق سے خوشی سے چیخ بلند ہوئی' اس نے باریک آواز میں کہا۔

"دوزخی چڑیل! مجھے میری پسند کا کٹا ہوا سر مل گیا۔ جا دوزخ میں چلی جا اور گناہ گاروں کو خود بھی کھا اور اپنے سانپوں کو بھی ان کا گوشت کھلا۔"

الو بت کی ایک آنکھ سے آگ کی لکیر نکل کر سامنے والی دیوار پر پڑی۔ دیوار شق ہوگئی۔ کٹے ہوئے سر نے دیکھا کہ دیوار کی دوسری جانب دوزخ کا منظر تھا۔ آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ گناہ گاروں کو آگ میں ڈالا جارہا تھا' ان کی چیخ و پکار سے دل پر خوف طاری ہوتا تھا۔ آسیبی عورت نے دوزخ کو دیکھا تو پہلے رونے لگی پھر بلند قہقہہ مار کر بولی۔

"دوزخ کے دیوتا! میں جارہی ہوں۔"

آسیبی عورت دوڑ کر دیوار کی طرف گئی اور ایک رونگٹے کھڑے کردینے والی چیخ کے ساتھ دیوار کے شگاف میں سے دوزخ میں کود گئی۔ اس کے



ساتھ ہی دوزخ کی کھڑکی بند ہوگئی۔

الو کے بت نے دوسری بار کٹے ہوئے سر پر اپنی کانٹوں سے بھری ہوئی زبان پھیری تو سر نے درد سے بلبلاتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے یہ سزا کیوں دے رہے ہو' میں نے کیا جرم کیا ہے۔"

الو کے بت نے باریک آواز میں کہا۔

"میں ایک ہزار سال سے تجھے کھانے کے لئے ترس رہا تھا' اب تو مجھے مل گیا ہے۔ میں مزے لے لے کر تجھے چاٹ چاٹ کر کھاؤں گا' تو اسی طرح میرے سامنے پڑا رہے گا اور میں روز رات کے وقت اپنی زبان سے تجھے چاٹا کروں گا۔"

الو کا بت خاموش ہوگیا۔ سر کٹے کے سر نے کہا۔

"میں اللہ اور اس کے رسولؐ کو ماننے والا ہوں۔ میرا ایک خدا اور اس کے نبی آخرالزماں پر ایمان ہے۔ تم دوزخی بت ہو' یاد رکھو تم میرا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔"

بت تھر تھر کانپنے لگا۔ غصے میں اس نے باریک چیخ کی آواز نکالی اور کہا۔

"تو بہت زبان چلاتا ہے' میں ابھی تیری زبان بند کرتا ہوں تاکہ تجھے آرام سے کھا سکوں۔"

الو کے بت کی آنکھ میں سے آگ کی ایک لکیر نکل کر کٹے ہوئے سر کے ہونٹوں پر پڑی اور اس کی زبان بند ہوگئی۔ سر نے بولنے کی کوشش کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



مگر وہ بول نہ سکا۔ اس نے اپنے دماغ میں اپنے خدا سے دعا مانگی کہ اے سارے جہانوں کے مالک میری مدد فرما اور مجھے اس دوزخی بت سے نجات دلا‘ اس کے بعد وہاں گہرا سناٹا چھا گیا۔ الو بت کے حلق سے خرخر کی آواز تھوڑی دیر تک نکلتی رہی‘ پھر وہ بھی بند ہو گئی۔

کٹے ہوئے سر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس مصیبت سے کیسے چھٹکارا حاصل کرے۔ وہ آدم خور بت کے بالکل سامنے ایک ستون نما چبوترے پر اس کے سامنے پڑا تھا اور اس کی کانٹے دار زبان اس تک پہنچ سکتی تھی۔ کٹے ہوئے سر کے چہرے پر ابھی تک آدم خور بت کی خراش درد کر رہی تھی۔ اس عذاب سے اسے خدا ہی نجات دلا سکتا تھا۔ کٹا ہوا سر آنکھیں بند کر کے خدا کے حضور اپنی نجات کی دعا مانگنے لگا۔

دعا مانگ کر اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ آنکھیں گھما کر سامنے دیواروں کی طرف دیکھا۔ یہ کوئی بڑا پرانا قلعے کا کمرہ لگ رہا تھا جہاں صدیوں سے کوئی انسان داخل نہیں ہوا تھا۔ چھت سے جالے لٹک رہے تھے۔ زمین پر مٹی اور گرد جمی ہوئی تھی‘ اونچی اونچی کھڑکیاں ویران تھیں۔ ان کے پٹ کوئی اکھاڑ کر لے گیا تھا۔ ان کھڑکیوں میں سے ٹھنڈی یخ ہوا اندر داخل ہو رہی تھی۔ کٹے ہوئے سر کو کمرے کا کوئی دروازہ نظر نہ آیا۔ شاید پیچھے کی جانب ہو‘ مگر کٹا ہوا سر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔

کھڑکی کے شگافوں کے باہر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ کمرے میں بھی اندھیرا تھا‘ مگر کٹا ہوا سر اندھیرے میں چیزوں کو دیکھ لیتا تھا۔ اس کے کٹے



ہوئے سر میں تھوڑی بہت طاقت موجود تھی‘ مگر یہ طاقت اسے نہ تو غائب کر سکتی تھی‘ نہ وہاں سے ایک انچ ہلا سکتی تھی۔

کٹے ہوئے سر نے آنکھیں بند کر لیں اور اس خیال سے اس پر کپکپی طاری ہو گئی کہ کل رات آدم خور بت کی کانٹے دار زبان پھر اسے چاٹنا شروع کر دے گی۔ اس نے خدا کو یاد کرنا شروع کر دیا۔

عین اس وقت اس پرانے قلعے کے تہہ خانے میں نیلی روشنی آہستہ آہستہ پھیلنے لگی۔ یہ تہہ خانہ اصل میں ایک قدیم گرجا گھر تھا جہاں کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے عبادت کیا کرتے تھے۔ اس گرجا گھر میں قربان گاہ کے اوپر ایک مقدس صلیب لگی تھی جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب حالت میں دکھایا گیا تھا۔ یہ نیلی روشنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس صلیب سے نکل کر کونے میں پڑے ہوئے تابوت پر پڑ رہی تھی۔ تابوت کا ڈھکن آہستہ آہستہ اپنے آپ کھلنے لگا۔

تابوت کے اندر ایک بڑی معصوم شکل والی نوجوان لڑکی بالکل سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے ہوئے تھے۔ اس کے سنہری بال اس کے شانوں پر پھیلے تھے۔ آنکھیں بند تھیں‘ اس نے نیلے رنگ کا پھولوں والا لباس پہن رکھا تھا۔ اس لڑکی کا چہرہ اتنا خوبصورت اور معصوم تھا کہ وہ کوہ قاف کی کوئی معصوم پری لگ رہی تھی۔ نیلی روشنی لڑکی کے چہرے پر پڑی تو اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اس کو ایک بڑی نرم محبت بھری‘ شفیق آواز سنائی دی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"نیلی! خدا کا ایک نیک بندہ مشکل میں گرفتار ہے، جاؤ اس کی مدد کرو۔"

نیلی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس رحم بھری آواز پہچان لی تھی۔ وہ تابوت میں سے آہستہ آہستہ اٹھ کر باہر آگئی۔ اس کے پھولدار ریشمی لباس میں جنت کے پھول کی خوشبو آرہی تھی۔ اس لڑکی کا نام نیلی تھا۔ نیلی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہہ کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے سینے پر صلیب کا نشان بنایا اور پھر سر جھکا کر ادب سے کہا۔

"مقدس یسوع! جو خدا کا نیک بندہ مصیبت میں ہے میں اس کی مدد کروں گی، مگر میری طاقت مجھے عطا کردیجئے تاکہ میں بدی کی طاقتوں کا مقابلہ کرسکوں۔"

مقدس صلیب میں سے نیلی روشنی کی ایک کرن نکل کر نیلی کے جسم پر پڑی۔ اس کا سارا جسم روشن ہوگیا، اسے مقدس رحم بھری آواز سنائی دی۔

"خداوند کے حکم سے تمہاری طاقت تمہیں واپس مل گئی ہے، اور تم سمجھ گئی ہو کہ تمہیں کس کی مدد کرنی ہے۔ جاؤ نیک بندوں کی مدد کرکے خداوند کی خوشنودی حاصل کرو۔"

نیلی نے دوبارہ سینے پر صلیب کا نشان بنایا اور بڑے ادب سے الٹے قدم چلتی تہہ خانے سے باہر نکل گئی۔ باہر ایک سرنگ میں سے اوپر زینہ جاتا تھا۔ نیلی سب سمجھ چکی تھی کہ اسے جس شخص کی مدد کرنی ہے وہ کون



ہے اور پرانے قلعے کے کس ہال کمرے میں ہے۔ نیلی کی طاقت اس کے پاس واپس آگئی تھی۔ وہ زینہ چڑھنے لگی، جب اوپر والے کمرے میں پہنچی تو اس نے آہستہ سے اندر کو سانس کھینچا اور وہ غائب ہوگئی۔ اب اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا مگر وہ سب کچھ دیکھ سکتی تھی۔

نیلی ہال کمرے میں آگے بڑھی۔ وہ آدم خور الو کے بت کے قریب آکر رک گئی۔ سر کٹے انسان کا کٹا ہوا سر آدم خور بت کے سامنے چھوٹے سے چبوترے پر پڑا تھا۔ کٹے ہوئے سر کی آنکھیں بند تھیں اور وہ خدا کو یاد کررہا تھا، اچانک اس نے محسوس کیا کہ کمرے میں بڑی روحانی خوشبو پھیل گئی ہے۔ سر نے آنکھیں کھول دیں۔ اسے کمرے میں کوئی انسان نظر نہ آیا۔ نیلی اس کے قریب کھڑی تھی مگر وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ نیلی نے کٹے ہوئے سر کو اٹھالیا۔ سر جیسے ہی چبوترے سے الگ ہوا آدم خور بت نے ایک چیخ ماری اور اس کے منہ سے دوزخ کی آگ کا شعلہ نکل کر نیلی کی طرف بڑھا۔ آدم خور الو کا بت نیلی کو دیکھ رہا تھا۔ نیلی نے گلے میں لٹکی ہوئی صلیب ہاتھ میں لے کر آگے کردی۔ صلیب میں سے ایک نیلے رنگ کی تیز شعاع نکل کر الو کے بت پر پڑی اور دھماکے کے ساتھ بت کے ٹکڑے اڑ گئے، کٹا ہوا سر حیران تھا کہ یہ کیا معجزہ ہوا ہے۔ اس کو محسوس ہورہا تھا کہ کسی نے اسے اپنی گود میں اٹھا رکھا ہے، مگر اسے گود میں اٹھانے والی نیلی نظر نہیں آرہی تھی۔ اسے صرف نیلی کی خوشبو ہی محسوس ہورہی تھی۔ کٹے ہوئے سر نے بولنا چاہا تو اس کی زبان کھل گئی اس نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"اے اللہ کی نیک روح! میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تو نے آدم خور بت سے میری جان بچائی' مگر تو مجھے نظر کیوں نہیں آ رہی۔"

نیلی نے بڑی شیریں اور رحم بھری آواز میں کہا۔

"میرے بھائی! وقت آنے پر میں تجھے نظر آجاؤں گی۔ ابھی تمہیں اس آسیبی قلعے سے نکال کر کسی محفوظ جگہ پر پہنچانا ہے۔"

نیلی کی گود میں آجانے کے بعد کٹا ہوا سر بھی غائب ہوگیا ہوا تھا اور نیلی کی طرح وہ بھی کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا۔ نیلی فرش پر سے دو فٹ بلند ہوئی اور فضا میں تیرتی ہوئی اونچی کھڑکی میں سے باہر رات کے اندھیرے میں نکل آئی۔ کٹے ہوئے سر نے پوچھا۔

"تم کسی نیک لڑکی کی روح ہو' تمہاری آواز لڑکیوں والی ہے۔ کیا میں تمہارا نام پوچھ سکتا ہوں۔"

نیلی نے کہا۔

"میرا نام نیلی ہے۔"

"کیا تم خدا کے حکم کے مطابق جنت سے آئی ہو۔"

نیلی نے جواب میں کہا۔

"تم یہی سمجھ لو۔"

نیلی ہوا میں پرواز کر رہی تھی' کٹے ہوئے سر نے دیکھا کہ نیچے اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ آسمان پر تارے نکلے ہوئے ہیں۔ رات کے اندھیرے میں اسے کہیں کہیں کسی بستی کے پرانے قسم کے مکان نظر



آجاتے تھے۔ ان میں کہیں کہیں گرجے کا مینار بھی دکھائی دے جاتا تھا۔ کٹا ہوا سر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ کہاں اور تاریخ کے کس زمانے میں آگیا ہے' مگر سب سے پہلے وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ نیک دل نیلی اسے کہاں لئے جا رہی ہے' اس نے نیلی سے پوچھا۔

"نیلی بہن! تم مجھے کہاں لئے جا رہی ہو۔"

نیلی نے فضا میں پرواز کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں ایک محفوظ جگہ پر لے جا رہی ہوں جہاں تم پر کسی بد روح کے آسیب کا اثر نہیں ہو سکے گا۔"

کٹے ہوئے سر نے کہا۔

"نیلی بہن! کسی طرح مجھے میرا دھڑ واپس لا دو۔ میرے سر کو میرے دھڑ پر لگا دو تاکہ میں پھر سے زندہ حالت میں چل پھر سکوں اور دکھی انسانوں کی مدد کر سکوں اور اپنے دوستوں نسطور' اور زکوتا کو تلاش کر سکوں۔"

نیلی نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ خداوند نے چاہا تو تمہارا دھڑ بھی تمہیں واپس مل جائے گا۔ تمہارا نام کیا ہے۔"

سر کٹے انسان نے کہا۔

"میں نے اپنا نام آج تک کسی کو نہیں بتایا۔ زکوتا اور نسطور اور کائی ناگن اور میرے لاہور والے دوست رضوان کو بھی میرے نام کا پتہ نہیں ہے' مگر تم نیک دل روح ہو میری محسن بھی ہے۔ میں تمہیں ضرور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اپنا نام بتاؤں گا۔ میرا نام ابدال ہے۔ میں گناہ گار آدمی تھا۔ مجھ پر خدا کا عذاب نازل ہوا اور میرا سر دھڑ سے جدا ہوگیا۔ تب میں نے گڑگڑا کر خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور اپنے گناہوں سے توبہ کی اور خدا کے حضور عرض کی کہ میں آئندہ کبھی کوئی گناہ نہیں کروں گا۔ خدا نے میری توبہ قبول کرلی اور میرا سر میرے دھڑ کے ساتھ دوبارہ جڑ گیا۔ کٹا ہوا سر دوبارہ جڑنے سے میرے اندر خدا کے حکم سے زبردست طاقت آگئی۔ اس کے بعد سے میں اپنی طاقت کو دکھی لوگوں کی مدد کے لئے استعمال کرتا رہا ہوں، مگر مصر کے جادوگر کاہن نے اپنے جادو سے میرا سر ایک بار پھر دھڑ سے جدا کردیا اور میرے سر کو پرانے قبرستان کی قبر میں دفن کردیا۔ وہاں سے ایک دوزخی چڑیل میرے سر کو اٹھاکر آدم خور الو کے سامنے لے آئی اور پھر تم نے آکر مجھے اس عذاب سے نجات دلائی۔"

نیلی کہنے لگی۔

"میں بھی خداوند کے حکم سے تمہاری مدد کو آئی تھی، کیونکہ تم ایک نیک انسان ہو اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہو۔ دوسروں کو مصیبت میں دیکھ کر ان کی مصیبت میں خود بھی پھنس جاتے ہو۔ خدا ایسے رحم دل بہادر انسانوں کی ہمیشہ مدد کرتا ہے۔"

کٹا ہوا سر چپ ہوگیا اور دل میں خدا کا شکر ادا کرنے لگا۔ نیلی اب ایک دریا کے اوپر سے گزر رہی تھی۔ دریا کے پار ایک جنگل تھا جس میں ایک اونچی پہاڑی تھی۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر ایک خانقاہ بنی ہوئی تھی۔



خانقاہ میں کوئی نہیں رہتا تھا، بالکل خالی پڑی تھی۔ نیلی کٹے ہوئے سر کو وہاں لے آئی۔ اس نے خانقاہ کے ایک چھوٹے سے کمرے میں لاکر کٹے ہوئے سر کو دیوار میں بنی ہوئی الماری میں رکھ دیا اور بولی۔

"میں تمہارے دھڑ کی تلاش میں جارہا ہوں، جب تک میں واپس نہ آجاؤں تم اس الماری میں بند رہو گے۔ اگر رات کو یہاں کوئی عجیب و غریب آوازیں سنو تو خاموش رہنا، آواز نہ نکالنا ورنہ تم کسی مصیبت میں پھنس سکتے ہو۔"

کٹے ہوئے سر نے کہا۔

"نیلی بہن! میرا دھڑ لے کر جلدی واپس آجانا۔ اب مجھ سے اپنے دھڑ سے الگ ہوکر نہیں رہا جاتا۔"

نیلی نے کہا۔

"فکر نہ کرو، میں جلدی واپس آجاؤں گی"

اتنا کہہ کر نیلی نے الماری کو بند کرکے تالا لگادیا اور غیبی حالت میں خانقاہ سے نکل کر آسمان کی طرف پرواز کرگئی۔

نیلی کو ہم آسمان پر اڑتے چھوڑ کر واپس نسطور اور زکوتا کی طرف چلتے ہیں۔ ہم نے نسطور اور زکوتا کو وہاں چھوڑا تھا، جب وہ کامنی ناگن سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوکر اور اپنے سمندری جہاز کو سمندر میں چھوڑ کر کالے جادوگر کی تلاش میں ہوا میں پرواز کرگئے تھے۔

دونوں دوست یعنی نسطور اور زکوتا آسمانوں کی فضا میں اڑتے جارہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تھے۔ ان کی طاقت ان کے پاس تھی' ان کا رخ شمال مشرق کی طرف تھا۔ زکوٹا کو یقین تھا کہ اس طرف ہی کالے جادوگر کی نگری ہے جہاں وہ اپنے محل میں رہتا ہے اور وہاں سے دنیا کے انسانوں پر جادو کے زور سے مصیبتیں نازل کرتا ہے۔ نسطور اور زکوٹا کالے جادوگر کے منحوس اور تباہ کردینے والے طلسم کو ختم کر کے انسانوں کی پر سکون دنیا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کالے جادوگر کے شر سے بچالینا چاہتے تھے۔ یہی ان کی مہم کا مقصد تھا۔ وہ بڑے سکون کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے آسمان پر اڑتے چلے جارہے تھے۔ کئی دریا ان کے نیچے سے گزر گئے۔ کئی گھنے جنگلوں کے اوپر سے گزرے۔ ابھی تک انہیں کوئی شہر نظر نہیں آیا تھا۔

سورج آہستہ آہستہ غروب ہورہا تھا۔ دن کی روشنی دھندلی پڑتی جارہی تھی' اچانک نسطور نے نیچے کی طرف دیکھ کر کہا۔

"زکوٹا! وہ دیکھو' پہاڑوں کے درمیان مجھے کوئی بستی نظر آرہی ہے۔"

زکوٹا نے بھی بستی کو دیکھا اور بولا۔

"نسطور بھائی! چلو اس بستی میں چل کر پتہ کرتے ہیں کہ یہاں سے کالے جادوگر کی نگری کتنی دور ہے۔ شاید کسی کو معلوم ہو۔"

"چلو' نیچے اترتے ہیں۔"

نسطور نے یہ کہہ کر غوطہ لگایا۔ زکوٹا نے بھی غوطہ لگایا اور دونوں آہستہ آہستہ اڑتے ہوئے بستی میں اترنے لگے۔ انہوں نے نیچے اتر کر دیکھا کہ بستی کے تین طرف اونچے اونچے پہاڑ تھے جن پر کانٹے دار درختوں کے



جنگل اگے ہوئے تھے۔ ایک طرف تنگ سا راستہ تھا جہاں پتھروں کی ایک دیوار بنی ہوئی تھی۔ دیوار کے قریب جاکر نسطور نے کہا۔

"یہ دیوار بالکل تازہ بنی ہوئی لگتی ہے۔"

بستی کے مکانوں پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ کوئی عورت مرد یا بچہ کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ زکوٹا کہنے لگا۔

"یا اللہ خیر! لگتا ہے اس بستی کے سارے لوگ کہیں غائب ہوگئے۔"

وہ مکانوں کے قریب سے گزرنے لگے۔ ایک مکان کے اندر انہیں عورتوں' بچوں کے رونے کی آواز آئی۔ نسطور اور زکوٹا اب غائب نہیں تھے۔ ظاہر ہوکر انسانوں کی شکل میں آگئے ہوئے تھے۔ نسطور حیران ہوکر کہنے لگا۔

"خدا خیر کرے اس مکان میں عورتیں کیوں رو رہی ہیں۔"

زکوٹا بولا۔

"ابھی پتہ کرتے ہیں۔"

زکوٹا نے بند دروازے پر زور سے ہاتھ مار کر کہا۔

"دروازہ کھولو بہنو! تم کیوں رو رہی ہو؟"

اندر ایک دم عورتوں نے رونا بند کردیا۔ کسی نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ نسطور اور زکوٹا نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا کمرہ ہے جو عورتوں' بچوں اور مردوں سے بھرا ہوا ہے۔ سب کے خوف کے مارے رنگ اڑے ہوئے ہیں' نسطور نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"بھائیو اور بہنو! ہم تمہارے دوست ہیں۔ ہمیں بتاؤ کہ تم لوگ یہاں کیوں چھپے بیٹھے ہو اور تمہاری عورتیں اور بچے رو کیوں رہے ہیں۔"

تب ایک بزرگ مرد آگے آیا' اس نے کہا۔

"بیٹا! ہماری بستی پر ہر تین دن کے بعد رات کو ایک عذاب نازل ہوتا ہے۔ آج وہ رات آرہی ہے' جب ہم پر عذاب نازل ہونے والا ہے۔"

زکوٹا نے پوچھا۔

"ہمیں کچھ بتاؤ تو سہی وہ کونسا عذاب ہے جو اس بستی پر نازل ہوتا ہے۔"

بزرگ آدمی نے کہا۔

"یہ چوتھی رات کو یاجوج ماجوج' دو جن اژدھا کی شکل میں آتے ہیں اور ہم میں سے اپنی پسند کے دو مرد چن کر لے جاتے ہیں۔ جنگل پار جاکر انہیں کھاجاتے ہیں اور ان کی ہڈیاں اگلی بار ساتھ لے آتے ہیں' وہ دیکھو کونے میں ہمارے بھائیوں اور بچوں کی ہڈیاں پڑی ہوئی ہیں۔"

نسطور اور زکوٹا نے دیکھا کہ کونے میں انسانی ہڈیوں کا انبار لگا ہوا تھا۔ نسطور نے کہا۔

"تم ان کا مقابلہ کیوں نہیں کرتے۔"

بزرگ آدمی نے کہا۔

"ہم ہر تیسرے دن بستی کے آگے پتھروں کی اونچی دیوار بنادیتے ہیں تاکہ اژدھا اندر نہ آسکیں' مگر چوتھی رات کو یاجوج ماجوج آتے ہیں اور



اپنی لمبی لمبی زبانوں سے پتھر کی دیوار کو چاٹ کر کھاجاتے ہیں اور پھر بستی میں داخل ہوکر اپنی پسند کے دو آدمی لے جاتے ہیں۔"

وہ بزرگ رونے لگا اور بولا۔

"آج رات بھی یاجوج ماجوج آنے والے ہیں' ہم پہلے سے دو آدمی ان کے لئے تیار رکھ چھوڑتے ہیں۔ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ آج میرے دو جوان بیٹوں کی باری ہے۔ یاجوج ماجوج آئیں گے۔ پتھروں کی دیوار چاٹ کر گرادیں گے اور پھر میرے بیٹوں کو اٹھاکر لے جائیں گے اور اگلی دفعہ ان کی ہڈیاں لاکر یہاں پھینک دیں گے۔"

دونوں جوان بیٹوں کی ماں دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں اور نسطور کا دامن تھام کر بولی۔

"بیٹا! ان بلاؤں سے میرے جوان بیٹوں کی جان بچالو۔ میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں۔"

نسطور اور زکوٹا کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے۔ نسطور نے عورت کو تسلی دی اور کہا۔

"فکر نہ کرو ماں! ہم یاجوج ماجوج کو ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کردیں گے۔"

بزرگ آدمی نے کہا۔

"بیٹا! تم ان اژدہا جنوں کی طاقت سے واقف نہیں ہو۔ ان پر کوئی جادو اثر نہیں کرتا۔ ان کی زبانیں دس دس فٹ لمبی ہیں' وہ دور سے آدمی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔"

زکوٹا نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں بھائی! ہم یاجوج ماجوج کا مقابلہ کریں گے۔ ہم ان کو ہلاک کرکے ہی یہاں سے آگے جائیں گے۔"

بے چاری غم زدہ ماں اپنے دونوں جوان بیٹوں کے باری باری گلے لگ کر رو رہی تھی۔ ان لڑکوں کو آج رات یاجوج ماجوج اژدہوں کے آگے پیش کرنا تھا۔ نسطور سے یہ منظر دیکھا نہ گیا' اس نے لڑکوں کی ماں سے کہا۔

"اماں! تم بے فکر ہوجاؤ۔ آج رات تمہارے بیٹوں کی جگہ ہم یاجوج ماجوج کے سامنے پیش ہوں گے۔"

ہال کمرے میں سب چپ ہوگئے' سناٹا چھاگیا۔ بزرگ آدمی نے کہا۔

"بیٹا یہ کیا کہہ رہے ہو؟"

زکوٹا نے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔

"ہاں ان لڑکوں کی جگہ ہم یاجوج ماجوج کے ساتھ جائیں گے۔ دیکھتے ہیں وہ ہمیں کس طرح ہلاک کرتے ہیں۔"

ماں بے چاری کے آنسو رک گئے۔ لڑکے بھی خاموش ہوگئے' رات ہوگئی تو دور سے یاجوج ماجوج اژدہوں کی پھنکار سنائی دی۔ پھر ان کے دیوار چاٹنے کی آواز آنے لگی۔ نسطور اور زکوٹا مکان کا دروازہ کھول کر پتھر کی دیوار کی طرف بڑھے جس کو یاجوج ماجوج چاٹ رہے تھے۔ اچانک دیوار



گر پڑی۔ اندھیرے میں وہ خوفناک اژدھا جن کے سر اژدہوں کے اور دھڑ پندرہ پندرہ فٹ اونچے قد کے انسانوں کے تھے' پھنکارتے ڈکارتے ہوئے مکان کی طرف بڑھے۔ نسطور اور زکوٹا ان کے سامنے آگئے۔ اژدہوں نے اپنی لمبی زبانیں نکال کر نسطور اور زکوٹا کی طرف بڑھائیں کہ انہیں لپیٹ کر اپنے ساتھ لے جائیں۔ جیسے ہی اژدہوں کی زبانیں نسطور اور زکوٹا کے جسم سے ٹکرائیں ان کو جھٹکا لگا اور وہ بے ہوش ہوگئے۔

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عینک والا جن 12 — مصنف: اے حمید

# مردے کھانے والی چڑیل

☆ وہ لمحہ جب نسطور اور زکوٹا اژدھے کے منہ میں تھے.... ان پر کیا بیتی۔

☆ زکوٹا نے غائب ہونے کے لئے زیبی توف کا نعرہ لگایا مگر....

☆ نسطور کی یاجوج ماجوج سے لڑائی.... کیا نسطور کامیاب ہو سکا؟

☆ مل بتوڑی اور حامون جادوگر چمگادڑ بن گئے۔

☆ مردے کھانے والی چڑیل کون تھی۔

☆ زکوٹا نے قبر میں جھانکا.... قبر خالی تھی.... اور....

ایک طلسماتی کہانی جسے پڑھتے ہوئے آپ کو اپنے سانس سینے میں اٹکتے محسوس ہوں گے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف =/ 15 روپے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk